

وَمَنْ يَفْقَهُتْ مِنْكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلُ صَالِحًا
تَوْتَمَّهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَاءُ
الذَّبِّي كَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾
وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى
وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتَيْنَ الزَّكَاةَ وَآطَعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمُ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ وَأذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ
مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾
إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْقَنِينِينَ وَالْقَنِينَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ
وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَ
الْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّابِئِينَ وَالصَّابِئَاتِ وَالْحَفِظِينَ
فِرْوَجَهُمْ وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَ
الذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾

امت کے مومنوں کی مائیں بنایا۔

﴿35﴾ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اس کے سامنے عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کی تصدیق کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار مرد اور عورتیں، اپنے ایمان اور قول کے سچے مرد اور عورتیں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت، گناہوں سے بچنے اور آزمائشوں پر صبر کرنے والے مرد اور عورتیں، اپنے مالوں سے فرضی اور نفی صدقہ کرنے والے مرد اور عورتیں، اللہ کے لیے فرض اور نفل روزے رکھنے والے مرد اور عورتیں، زنا اور اس پر مائل کرنے والی چیزوں سے دور رہنے والے مرد اور عورتیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا تم پر خاص حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور دل و زبان سے علانیہ اور چپکے چپکے بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں، بلاشبہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی بخشش کا سامان تیار کیا ہے اور قیامت کے دن جنت کی صورت میں عظیم بدلہ تیار کر رکھا ہے۔

نوائف: ﴿قرآن کریم نے مسلمان خواتین کو درج ذیل ہدایات دی ہیں: (1) آواز میں نرمی اور لطافت نہ رکھیں۔ (2) بلا ضرورت گھر سے نہ نکلیں۔ (3) بے پردگی اختیار نہ کریں۔

﴿رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کی فضیلت اور یہ کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت ہیں۔

﴿اعمال اور جزا میں مرد و خواتین برابر ہیں سوائے ان امور کے جو شریعت نے کسی ایک جنس کے لیے الگ رکھے ہیں۔

﴿31﴾ تم میں سے جو باقاعدگی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر کاربند رہے اور ایسے نیک اعمال کرے جو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہوں تو ہم اسے دیگر ساری عورتوں کے مقابلے میں دو گنا ثواب دیں گے اور آخرت میں ہم نے اس کے لیے نہایت عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے اور وہ ہے جنت۔

﴿32﴾ اے محمد رسول اللہ ﷺ کی بیویو! تم فضل و شرف میں دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو بلکہ تم فضل و شرف کے اس مرتبے پر ہو جہاں دوسری کوئی عورت نہیں پہنچ سکتی اگر تم اللہ کے حکموں پر عمل کرو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہو، لہذا جب تم اجنبی مردوں سے بات کرو تو لہجہ نرم رکھو نہ آواز میں لطافت پیدا کرو تا کہ جس کے دل میں نفاق ہے اور وہ حرام شہوت کا رسیا ہے، وہ اس وجہ سے کوئی غلط توقع نہ لگا بیٹھے۔ ایسی گفتگو کرو جو شک سے دور، با مقصد، سنجیدہ اور مزاح سے پاک ہو۔

﴿33﴾ اپنے گھروں میں سچی رہو اور بغیر ضرورت کے گھروں سے نہ نکلو، نیز اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کرو جیسا کہ اسلام سے پہلے عورتیں کرتی تھیں کہ مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرتی تھیں۔ نماز کامل ترین طریقے سے ادا کرتی رہو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ پاک تو بس یہ چاہتا ہے کہ ہر قسم کی گندگی اور برائی تم سے دور کر دے۔ اے رسول اللہ ﷺ کی بیویو اور اے آپ کے اہل بیت! وہ چاہتا ہے کہ تمہیں اعلیٰ اخلاق سے آراستہ کر کے اور برے اخلاق سے دور کر کے خوب اچھی طرح پاک صاف کر دے کہ اس کے بعد کوئی آلائش نہ رہے۔

﴿34﴾ تمہارے گھروں میں اللہ کی طرف سے اپنے رسول پر نازل ہونے والی جو آیتیں اور رسول اکرم ﷺ کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں، ان کا ذکر کرتی رہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا تم پر خاص لطف و کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے تمہیں اپنے نبی ﷺ کے گھروں میں آباد کیا۔ وہ پوری طرح باخبر تھا جب اس نے تمہیں اپنے نبی کی بیویوں کے طور پر چنا اور تمہیں آپ کی ساری

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ
يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ﴿٣٧﴾ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ
مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا
قَضَى زَيْدٌ مَهْرًا وَطَرَأَ زَوْجُهَا الْكُفَى لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرَأَ وَكَانَ أَمْرُ
اللَّهِ مَفْعُولًا ﴿٣٨﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ
سِنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴿٣٩﴾
إِلَّذِينَ يَبْلِغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا
اللَّهَ وَكَفَى بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٤٠﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ
وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمًا ﴿٤١﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤٢﴾ وَ
سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٣﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ
لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٤﴾

423

﴿36﴾ کسی مومن مرد اور عورت کے لیے یہ جائز نہیں، جب اللہ اور اس کا رسول ان کے بارے میں کسی امر کا فیصلہ کر دیں، وہ اسے قبول کرنے یا رد کرنے کا اختیار رکھتے ہوں۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی، وہ سیدھے راستے سے کھلم کھلا گمراہ ہو گیا۔

﴿37﴾ اور اے رسول (ﷺ)! جب آپ اس شخص سے کہہ رہے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت عطا کی اور آپ نے بھی اسے آزاد کر کے اس پر احسان کیا..... اور اس سے مراد سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما ہیں جب وہ اپنی بیوی سیدہ زینب رضی اللہ عنہما کو طلاق دینے کے بارے میں مشورے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئے..... آپ اس سے کہہ رہے تھے: اپنی بیوی اپنے پاس رکھ اور اسے طلاق نہ دے اور اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈر۔ اے رسول (ﷺ)! آپ لوگوں کے ڈر سے اپنے دل میں وہ بات چھپا رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ آپ کی شادی زینب سے ہوگی اور زید کا اسے طلاق دینا، پھر آپ کا اس سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ جلد ظاہر کرنے والا تھا۔ اس معاملے میں اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ آپ اس سے ڈریں۔ پھر جب زید دلی طور پر مطمئن ہو گئے اور انھیں اس (زینب) میں دلچسپی نہ رہی اور انھوں نے اسے طلاق دے دی تو ہم نے آپ کی شادی اس سے کر دی تاکہ ایمان والوں کو اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں سے شادی کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ ہو جب وہ انھیں طلاق دے دیں اور ان کی عدت گزر جائے۔ اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا اور نہ اس کے لاگو ہونے میں کوئی حائل ہو سکتا ہے۔

﴿38﴾ اللہ کے نبی محمد ﷺ پر اس چیز میں کوئی گناہ یا گنہگاری نہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح حلال کیا ہے اور وہ اس بارے میں اپنے سے پہلے انبیاء ﷺ کے پیروکار ہیں، چنانچہ وہ اس بارے میں کوئی انوکھے رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس شادی کو آخر تک پہنچانے اور منہ بولے بیٹے کی روایت

ختم کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے، اس پر ہر صورت میں عمل ہو کر رہے گا، کوئی اسے نالے والا نہیں اور اس میں نبی ﷺ کی کوئی ذاتی رائے یا اختیار نہیں۔

﴿39﴾ یہ انبیاء ﷺ وہ ہیں جو اپنے اوپر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے پیغامات اپنی امتوں کو پہنچاتے رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کے حلال کیے ہوئے کام کرتے تھے تو اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ دوسرے لوگ کیا کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال کی حفاظت کرنے کے لیے کافی ہے تاکہ وہ ان پر ان کا محاسبہ کرے اور انھیں ان اعمال کی جزا دے۔ اگر اچھے ہیں تو اچھی جزا اور اگر برے ہیں تو بری جزا۔

﴿40﴾ محمد (ﷺ) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور نہ وہ زید کے والد ہیں کہ جب انھوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو آپ ﷺ پر اس سے نکاح کرنا حرام ہوتا۔ لیکن آپ تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں اور خاتم النبیین ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جاننے والا ہے، اس سے اپنے بندوں کا کوئی امر چھپا ہوا نہیں۔

﴿41﴾ اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے دلوں، زبانوں اور اعضاء سے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

﴿42﴾ سبحان الله اور الحمد لله کی فضیلت کے پیش نظر دن کے پہلے اور آخری پہر ان کلمات کے ساتھ اس پاک ذات کی پاکیزگی بیان کرو۔

﴿43﴾ وہی ہے جو تم پر رحم کرتا اور تمہاری تعریف کرتا ہے اور اس کے فرشتے تمہارے لیے دعائیں کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں کفر کے اندھیروں سے ایمان کے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر انتہائی رحم کرنے والا ہے، چنانچہ جب وہ اس کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے حکم مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ جائیں تو وہ انھیں عذاب نہیں دے گا۔

نوٹ: مومن پر فرض ہے کہ وہ اللہ کے حکم مانے اور ان کے سامنے سر جھکا دے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شادی سات آسمانوں کے اوپر سے کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر بالخصوص صبح و شام کے اذکار کی بڑی فضیلت ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۗ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا
 النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَذَاعِبًا إِلَى
 اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اللَّهُ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تَطِعِ الْكُفْرَيْنَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعَاؤُهُمْ
 وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
 نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتَهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ
 فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَمِيعَتُهُنَّ
 وَسِرَّحُهُنَّ سَرًا حَاجِمِيًّا ﴿٤٩﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا
 لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ
 مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ
 خَالِكَ وَبَنَاتِ خَلَّتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً
 مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ
 يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا
 مَا فَرَضْنَا عَلَيْكُمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ
 لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٠﴾

424

﴿٤٤﴾ مومن جس دن اپنے رب سے ملاقات کریں گے، اس دن ان کا تحفہ سلام اور ہر برائی سے امان ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے باعزت اجر تیار کر رکھا ہے اور وہ ہے اس کی جنت جو ان کے اس کی اطاعت کرنے اور نافرمانیوں سے دور رہنے کا اجر ہے۔

﴿٤٥﴾ اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو لوگوں کی طرف اس بات پر گواہی دینے والا بنا کر بھیجا کہ آپ نے وہ پیغام انھیں پہنچا دیا ہے جسے دے کر آپ ان کی طرف بھیجے گئے۔ ان میں سے مومنوں کو اس جنت کی خوشخبری دینے کے لیے بھیجا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کی ہے اور کافروں کو اس عذاب سے ڈرانے کے لیے بھیجا جو اللہ نے ان کے لیے تیار کیا ہے۔

﴿٤٦﴾ ہم نے آپ کو اللہ کی توحید اور اس کے حکم کی اطاعت کی طرف دعوت دینے والا بنا کر بھیجا اور آپ کو ایسا روشن چراغ بنا کر بھیجا جس سے ہدایت کا ہر طلب گار روشنی حاصل کرتا ہے۔

﴿٤٧﴾ اللہ پر ایمان لانے والوں کو، جو اس کی شریعت پر عمل کرتے ہیں، یہ خوشخبری سنا دیں کہ ان کے لیے اللہ پاک کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے کہ وہ دنیا میں ان کی مدد کرے گا اور آخرت میں انھیں جنت میں داخل کر کے کامیابی عطا فرمائے گا۔

﴿٤٨﴾ کافر منافق اللہ کے دین سے روکنے کی جو دعوت دیتے ہیں، آپ اس بارے میں ان کی بات نہ مانیں اور ان سے منہ پھیر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ انداز آپ کے لئے ہوئے دین پر ان کے ایمان لانے کا زیادہ باعث ہو۔ آپ اپنے تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور ان میں آپ کی آپ کے دشمنوں پر فتح بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطور کارساز کافی ہے جس پر بندے دنیا و آخرت کے اپنے تمام امور میں اعتماد کریں۔

﴿٤٩﴾ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کر لو اور پھر ان سے تعلق قائم کرنے سے پہلے انھیں طلاق دے دو تو پھر ان کے ذمے تمہارے لیے کوئی عدت نہیں ہے، خواہ ماہواری کے حساب سے ہو یا مہینوں کے حساب سے کیونکہ ان کی رخصتی اور ان سے

تعلق قائم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے رحموں کے خالی ہونے کا یقین علم موجود ہے اور اپنی طاقت کے مطابق انھیں کچھ نہ کچھ مالی فائدہ دوتا کہ طلاق کی وجہ سے ان کا جودل دکھا ہے، اس میں کسی حد تک کمی ہو سکے۔ انھیں کسی قسم کی تکلیف دیے بغیر معروف طریقے سے ان کی راہ سے ہٹ جاؤ۔

﴿٥٠﴾ اے نبی (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کے لیے آپ کی وہ بیویاں حلال کر دیں جنہیں آپ نے ان کے حق مہر ادا کیے ہیں اور وہ لونڈیاں بھی آپ کے لیے حلال ہیں جو آپ کی ملکیت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو قید کی صورت میں عطا فرمائیں۔ اور ہم نے آپ کے لیے آپ کے چچاؤں کی بیٹیوں سے، آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیوں سے، آپ کے ماموں کی بیٹیوں سے اور آپ کی خالائوں کی بیٹیوں سے، جنہوں نے آپ کے ساتھ کٹے سے مدینے کی طرف ہجرت کی ہے، نکاح کرنا حلال کر دیا ہے۔ ہم نے آپ کے لیے اس مومن عورت سے بغیر حق مہر کے نکاح کرنا حلال کر دیا ہے جو خود کو آپ کے لیے ہبہ (وقف) کر دے، بشرطیکہ آپ اس سے نکاح کرنا چاہیں۔ نکاح ہبہ صرف رسول اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ آپ کے علاوہ کسی امتی کے لیے یہ جائز نہیں۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہم نے مومنوں پر ان کی بیویوں کے بارے میں کیا فرض قرار دیا ہے کہ وہ ایک وقت میں چار بیویوں سے زائد اپنے عقد میں نہ رکھیں اور ان کی لونڈیوں کے بارے میں ان کے لیے جو جائز ٹھہرایا ہے کہ وہ کسی مقرر تعداد کے بغیر ان میں سے جتنی لونڈیوں سے چاہیں فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے آپ (ﷺ) کے لیے جو مباح اور حلال کیا جس کا ذکر پیچھے گزر چکا، وہ ہم نے آپ کے علاوہ کسی اور کے لیے حلال نہیں کیا تا کہ آپ پر کوئی تنگی یا مشقت نہ ہو۔ اللہ کے بندوں میں سے جو توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نوٹ: کامیاب داعی کی خوبیوں میں سے ہے کہ وہ تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

جو شخص رخصتی سے پہلے بیوی کو طلاق دے، اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس کی دل جوئی کے لیے اسے کچھ مال دے۔

نکاح ہبہ صرف نبی اکرم ﷺ کے لیے جائز تھا اگرچہ آپ نے بھی عملی طور پر یہ نہیں کیا۔

تُرْجَىٰ مِنْ تَسَاءُلٍ مِنْهُنَّ وَتُؤَىٰ إِلَيْكَ مِنْ تَسَاءُلٍ وَمِنْ ابْتِغَاءِ
 مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقْرَأَ عَيْنُهُنَّ
 وَلَا يَحْزَنَ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلَّهُنَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا
 فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ۝ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ
 مِنْ بَعْدِ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ
 حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
 رَاقِبًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ
 إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرٍ نَظِيرِهَا إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا
 دُعِيَتمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مَسْتَأْنِسِينَ
 لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَىٰ النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ
 وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا
 فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ
 وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنكِحُوا أَزْوَاجَهُ
 مِنْ بَعْدِهَا أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝ إِنَّ
 تَبْدُؤَ شَيْءٍ أَوْ تَخْفُوهَا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 425

۵۱) اے رسول (ﷺ)! آپ اپنی بیویوں میں سے جس کی باری چاہیں پیچھے کر دیں اور اس کے ہاں قیام نہ کریں اور ان میں سے جسے چاہیں اپنے قریب کر لیں اور اس کے ہاں قیام کریں اور جنہیں آپ نے پیچھے کیا ہے، ان میں سے اگر کسی کو آپ ساتھ رکھنا چاہیں تو اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ آپ کو یہ اختیار اور وسعت دینے سے آپ کی بیویوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہونے کے امکانات زیادہ ہیں اور زیادہ قریب ہے کہ انہیں آپ جو دیں اس پر وہ سب راضی ہوں کیونکہ انہیں علم ہوگا کہ آپ نے کوئی واجب چھوڑا ہے نہ کسی کا حق ادا کرنے میں بخل سے کام لیا ہے۔ اے مردو! تمہارے دلوں میں کسی ایک بیوی سے زیادہ کسی دوسری بیوی کے بارے میں جو میلان اور جھکاؤ پایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اعمال خوب جاننے والا ہے۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ وہ نہایت بردبار ہے کہ انہیں جلد سزا نہیں دیتا کہ شاید وہ اس کے حضور توبہ کر لیں۔

۵۲) اے رسول (ﷺ)! جو بیویاں آپ کے نکاح میں ہیں، ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے نکاح کرنا آپ کے لیے اب جائز ہے نہ آپ کے لیے ان سب کو یا بعض کو اس غرض سے طلاق دینا جائز ہے کہ آپ ان کے علاوہ کسی اور سے نکاح کریں، خواہ ان کے علاوہ جن سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں، ان کا حسن و جمال آپ کو پسند ہو، البتہ آپ اپنی ملکیت میں موجود لونڈیوں سے تعلق قائم کر سکتے ہیں اور ان کی کوئی تعداد مقرر نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اچھی طرح نگران ہے۔ یہ حکم امہات المؤمنین کی فضیلت کی دلیل ہے کہ انہیں طلاق دینے اور ان کے علاوہ کسی دوسری عورت سے شادی کرنے سے آپ ﷺ کو منع کر دیا گیا۔

۵۳) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تم نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہو کر وگرنہ جب تمہیں کھانے کے لیے بلایا جائے اور داخل ہونے کی اجازت دی جائے تو داخل ہو سکتے ہو۔ کھانا پکینے کے انتظار میں زیادہ دیر نہ

بیٹھو بلکہ جب کھانا تیار ہو جائے اور تمہیں کھانے کے لیے بلایا جائے تو داخل ہو اور جب کھانا کھا لو تو فوراً چلے جاؤ اور اس کے بعد وہیں بیٹھے ایک دوسرے سے باتوں میں نہ لگے رہو۔ بلاشبہ تمہارا یہ بیٹھے رہنا نبی ﷺ کے لیے تکلیف دہ ہے مگر وہ تمہیں یہ کہنے سے شرماتے ہیں کہ چلے جاؤ جبکہ اللہ تعالیٰ حق کا حکم دینے سے نہیں شرماتا، اس لیے اس نے تمہیں چلے جانے کا حکم دیا تاکہ تم وہاں رک کر نبی ﷺ کو تکلیف نہ دو۔ جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے ضرورت کی کوئی چیز مانگو، جیسے برتن وغیرہ تو پردے کے پیچھے سے مانگو اور ان کے سامنے آ کر ان سے نہ مانگو تاکہ تمہاری آنکھیں انہیں دیکھ نہ پائیں۔ یہ ان کی حفاظت کی خاطر اور رسول اللہ ﷺ کے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھنے کے لیے ہے۔ پردے کے پیچھے سے مانگنا تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے مکمل پاکیزگی کا باعث ہے تاکہ شیطان کو وسوسے اور برائی کو خوشنما بنا کر دکھانے کے ذریعے سے تمہارے یا ان کے دلوں تک راہ پانے کا موقع نہ ملے۔ اے مومنو! تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم زیادہ دیر باتوں کے لیے ٹھہر کر اللہ کے رسول ﷺ کو تکلیف دو اور نہ تمہارے لیے آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ وہ مومنوں کی مائیں ہیں اور کسی کے لیے اپنی ماں سے شادی کرنا جائز نہیں۔ بلاشبہ تمہارا یہ تکلیف دینا اور اس کی ایک صورت آپ کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا ہے، حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ شمار ہوگا۔

۵۴) اگر تم اپنے اعمال میں سے کوئی چیز ظاہر کرو یا اسے اپنے دلوں میں چھپاؤ، اللہ تعالیٰ سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز خوب جاننے والا ہے۔ اس سے تمہارا کوئی عمل اور اس کے علاوہ بھی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے اور وہ جلد تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر اعمال اچھے ہوں تو بدلہ بھی اچھا اور اگر برے ہوں تو بدلہ بھی برا۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ کی عظمت، اسی لیے اس نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی اس بات پر سرزنش فرمائی کہ وہ آپ ﷺ کے گھر میں اتنی دیر کیوں ٹھہرے جس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے لیے دو صفات علم اور حکم کا اثبات کیا گیا ہے۔ * حیا، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی امتیازی علامت ہے۔ * نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات جو ایمان والوں کی مائیں ہیں، ان کے مقام و مرتبہ کی حفاظت لازم ہے۔

55) ان پر کوئی گناہ نہیں کہ درج ذیل افراد انھیں دیکھیں یا محاب اور پردے کے بغیر ان سے کلام کریں: ان کے باپ، ان کے بیٹے، ان کے بھائی، ان کے بھتیجے، ان کے بھانجے، خواہ وہ حقیقی ہوں یا رضاعی۔ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ مومن عورتوں اور اپنے غلاموں سے بغیر پردے کے گفتگو کریں۔ اے مومن عورتو! اللہ پاک نے جس چیز کا حکم دیا ہے اور جس سے منع کیا ہے، اس بارے میں اس سے ڈرو۔ تمھاری طرف سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے اور جو فعل تم سے سرزد ہوتا ہے، وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

56) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی آپ کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور بندوں کے لیے اس کی مقرر کی ہوئی شریعت پر عمل کرنے والو! رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو اور آپ پر خوب سلام بھیجو۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی تعظیم اور آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا تو آپ کو اذیت اور تکلیف دینے سے منع کیا، چنانچہ فرمایا:

57) بلاشبہ جو لوگ اپنی گفتار یا کردار سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو تکلیف دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر کے دھتکار دیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ یہ سزا ہے ان کے لیے اس تکلیف کی جو انھوں نے اس کے رسول ﷺ کو پہنچائی۔

58) جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو قول یا فعل سے تکلیف دیتے ہیں جبکہ انھوں نے کوئی ایسا قابل سزا گناہ بھی نہیں کیا جو تکلیف پہنچانے کا باعث ہو تو وہ بہت بڑے جھوٹ اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

59) اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیں کہ جو چادریں انھوں نے پہنی ہوں، وہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تاکہ اجنبی مردوں کے سامنے ان کے جسم کا کوئی قابل سزا حصہ ظاہر نہ ہو۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ وہ پہنچانی جائیں کہ وہ آزاد

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ
وَلَا أَبْنَاءَ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءَ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَاءِهِنَّ وَلَا
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ شَهِيدًا ۝۵۶ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝۵۷ إِنَّ الَّذِينَ
يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ
لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ۝۵۸ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝۵۹ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ
عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۶۰ لَيْنُ لِمَنِ تَنَّهُ الْمُتَّقُونَ وَ
الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ
لَنُغْرِبَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝۶۱ مَلْعُونِينَ
أَيُّمَّا ثَقَفُوا مِنْ قَبْلُ وَاقْتَتَلُوا مِن قَبْلِهِ ۝۶۲ سُنَّةَ اللَّهِ فِي
الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝۶۳

7
6
4

معانی 12 - عندنا المتناخرون 12

الذکر

426

عورتیں ہیں اور کوئی شخص انھیں چھیڑ چھاڑ کے ذریعے سے تکلیف نہ دے جیسا کہ لوٹروں کو ستایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے توبہ کرنے والے کے گناہ بے حد بخشنے والا اور اس پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

60) اگر منافق اپنے نفاق، یعنی دل میں کفر چھپانے اور زبان سے اسلام کا اظہار کرنے سے باز نہ آئے، نیز جن لوگوں کے دلوں میں ان کے شہوتوں میں مگن رہنے کی وجہ سے برائی ہے اور جو مدینہ طیبہ میں ایمان والوں کے درمیان انتشار پھیلانے کے لیے جھوٹی خبریں پھیلاتے ہیں، وہ باز نہ آئے تو اے رسول ﷺ! ہم انھیں سزا دینے کا آپ کو حکم دیں گے اور ہم ضرور آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے، پھر وہ آپ کے ساتھ مدینے میں تھوڑی مدت ہی رہ سکیں گے کیونکہ زمین میں ان کے فساد پھیلانے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا جائے گا یا انھیں وہاں سے نکال دیا جائے گا۔

61) وہ اللہ کی رحمت سے دھتکارے ہوئے ہیں۔ ان کے نفاق اور زمین میں فساد برپا کرنے کی وجہ سے جہاں بھی وہ مل جائیں، انھیں پکڑ لیا جائے اور بری طرح سے ان کے کھڑے کھڑے کر دیے جائیں۔

62) منافق جب اپنے نفاق کا اظہار کریں تو ان کے بارے میں یہی دستور الہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا دستور ہمیشہ کے لیے ہے۔ آپ ہرگز اس میں کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

نواف: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کا مقام و مرتبہ نہایت اعلیٰ ہے۔

بلاوجہ مومنوں کو تکلیف اور ایذا دینا حرام ہے۔

منافق پر عذاب نازل ہونے کا ایک سبب نفاق ہے۔

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا
يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ١٣٣ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ
وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ١٣٤ خَلِيدِينَ فِيهَا أَيْدٍ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا
نَصِيرًا ١٣٥ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ لِيَلَيْتَنَا أَطَعْنَا
اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ ١٣٦ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكِبَرَاءَنَا
فَأَضَلُّنَا السَّبِيلَ ١٣٧ رَبَّنَا إِنْتَهُمْ ضَعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنَمُ
لَعْنَا كَبِيرًا ١٣٨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا
مُوسَىٰ فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ١٣٩
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَفُؤُوا قَوْلَ أَسِيدِكُمْ ١٤٠ يُصَلِّحْ
لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
فَقَدْ قَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ١٤١ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
حَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ١٤٢ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ
الْمُنْفِقِينَ وَالْمُنْفِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ
اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ١٤٣

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 427

63 اے رسول (ﷺ)! مشرک انکار کرنے اور جھٹلانے کی غرض سے آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اور یہودی بھی اس کے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ آپ ان سے کہہ دیں: قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، میرے پاس اس بارے میں کوئی خبر نہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کو کیا خبر کہ قیامت بالکل قریب ہی ہو؟

64 بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کافروں کو اپنی رحمت سے دھتکار دیا ہے اور اس نے ان کے لیے قیامت کے دن بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے جو ان کا انتظار کر رہی ہے۔

65 وہ اس آگ کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جو ان کے لیے تیار کی گئی ہے جہاں وہ کوئی دوست نہ پائیں گے جو انہیں فائدہ دے اور نہ انہیں کوئی مددگار ملے گا جو ان سے اس کا عذاب ہٹا سکے۔

66 قیامت کے دن ان کے چہرے جہنم کی آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ وہ شدید حسرت اور بچھتاوے سے کہیں گے: کاش! ہم نے دنیا کی زندگی میں اللہ کے حکم مان کر اور جن چیزوں سے اس نے منع کیا، ان سے رک کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہوتی اور رسول اللہ (ﷺ) جو پیغام اپنے رب کی طرف سے لائے تھے، اسے مانا ہوتا۔

67 وہ نہایت ہی بودی، کمزور اور باطل دلیل دیتے ہوئے کہیں گے: اے ہمارے رب! بلاشبہ ہم نے اپنے سرداروں اور اپنی قوموں کے بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا دیا۔

68 اے ہمارے رب! ان سرداروں اور بڑوں کو جنہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکایا، اس سے دوگنا عذاب دے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے کیونکہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے اور انہیں اپنی رحمت سے بہت دور دھتکا کر دے۔

69 اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اپنے لیے اس کی مقرر کردہ شریعت پر عمل کرنے والو! تم اپنے رسول (ﷺ) کو تکلیف نہ دو

ورنہ تم بھی ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ گے جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جسمانی طور پر عیب دار قرار دے کر تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی باتوں سے بری قرار دے دیا۔ انہوں نے جو باتیں ان کے بارے میں کہی تھیں، ان سے ان کی صحت و سلامتی واضح ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبے والے تھے۔ ان کی بات نامی نہیں جاتی تھی اور ان کی کوشش ضائع نہیں ہوتی تھی۔

70 اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرو اور ایسی بات کرو جو درست اور سچی ہو۔

71 بلاشبہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور تم نے درست بات کی تو وہ تمہارے لیے تمہارے اعمال درست کر دے گا اور انہیں تم سے قبول فرمائے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا اور ان پر تمہاری پکڑ نہیں کرے گا۔ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے، یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی اور وہ کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور جنت میں داخل ہونے کی ہے۔

72 بلاشبہ ہم نے شرعی ذمہ داریوں اور اموال و اسرار کی حفاظت کا معاملہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے یہ ذمے داری اٹھانے سے معذرت کر لی اور اس کے انجام سے ڈر گئے جبکہ انسان نے اسے اٹھالیا۔ بلاشبہ وہ خود پر بہت ظلم کرنے والا اور اس ذمے داری کے انجام سے بے خبر ہے۔

73 انسان نے اسے اللہ کی تقدیر کے مطابق اٹھایا تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں، منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو ان کے نفاق اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے پر عذاب دے اور تاکہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی توبہ قبول کرے جنہوں نے ان ذمہ داریوں کی امانت کو اچھے طریقے سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نوافل: قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ پیروکاروں کا اپنی گمراہی کی ذمہ داری اپنے بڑوں پر ڈالنا انہیں جو ابد ہی سے بری نہیں کرے گا۔ انبیاء علیہم السلام کو قول و فعل سے تکلیف دینا سخت حرام ہے۔ اس امانت کی عظمت کا بیان جسے انسان نے اٹھایا۔

وَرَكْعَةً يَكْتُمُنَا فِي الرُّبْعِ سَمْعًا وَبَصَرًا
سَمْعًا سَمِيًّا وَبَصَرًا مَجْمُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ

الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلْجُرُ فِي

الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ

فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ② وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا

السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ لَا يُعْزِبُ عَنْهُ

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ

وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ③ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ④ وَالَّذِينَ

سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعْجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزٍ

أَلِيمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِينَ اتُّوَّاعِلِمُ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنَ

رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ⑥

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُدْبِرُكُمْ

إِذَا مَرَّكُمْ كُلٌّ مِّنْكُمْ لَنَبْدَأَنَّكُمْ بِحَقِّ خَلْقٍ جَدِيدٍ ⑦

428

سورہ سبأ کی ہے

سورت کی بعض مفاد: نعمتوں کے بارے میں لوگوں کے مختلف احوال اور نعمتوں کو بدلنے کے بارے میں دستور الہی کا بیان۔
تفسیر: ① تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی ملکیت میں آسمانوں اور زمین کی ہر چیز ہے۔ وہی انھیں پیدا کرنے والا، ان کا مالک اور ان کی تدبیر کرنے والا ہے۔ آخرت میں تعریف بھی اسی کے لیے ہے اور وہ اپنے پیدا کرنے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔ اپنے بندوں کے حالات سے پوری طرح باخبر ہے اور ان کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

② وہ جانتا ہے جو پانی اور نباتات میں سے زمین کے اندر جاتا ہے اور جو سبزہ وغیرہ اس سے باہر آتا ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے۔ آسمان سے جو بارش، فرشتے اور روزی اترتی ہے، وہ اسے بھی جانتا ہے اور آسمان کی طرف چڑھنے والے فرشتوں، بندوں کے اعمال اور ان کی روحوں کو بھی جانتا ہے۔ وہ اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا اور جو اس کے حضور توبہ کرے، اس کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

③ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، انھوں نے کہا: ہم پر قیامت کبھی نہیں آئے گی۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! جس قیامت کو تم بھٹلاتے ہو، وہ تم پر ضرور آئے گی لیکن اس کا وقت صرف اللہ جانتا ہے۔ وہی پاک رب قیامت وغیرہ غیب کی چیزوں کا علم رکھتا ہے۔ اس پاک ذات کے علم سے آسمانوں اور زمین میں سب سے چھوٹی چوٹی کے وزن کے برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں اور مذکورہ چیز سے چھوٹی یا بڑی کوئی چیز بھی اس سے چھپی نہیں بلکہ وہ واضح کتاب میں درج ہے اور وہ ہے لوح محفوظ جس میں قیامت تک ہونے والی ہر چیز لکھی گئی ہے۔

④ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں جو بھی درج فرمایا، وہ اس لیے ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے۔ انھی صفات کے حامل یہ لوگ ہیں جن

کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے، وہ ان گناہوں کی بنا پر ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور ان کے لیے عزت والی روزی ہے اور وہ ہے قیامت کے دن اس کی جنت۔

⑤ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیات کو باطل قرار دینے کے لیے سرتوڑ کوششیں کیں اور ان کے بارے میں کہا: یہ جادو ہے، اور ہمارے رسول (ﷺ) کے بارے میں کہا: وہ کاہن، جادوگر اور شاعر ہے۔ مذکورہ بالا صفات کے حامل لوگوں ہی کے لیے قیامت کے دن بدترین اور نہایت سخت عذاب ہوگا۔

⑥ اہل علم صحابہ اور اہل کتاب کے ایمان لانے والے علماء اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف جو وحی نازل کی، وہ حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور وہ اس سب پر غالب رب کے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے جس پر کوئی غائب نہیں آسکتا، جو دنیا و آخرت میں قابل تعریف ہے۔

⑦ کافروں نے رسول اکرم (ﷺ) کے لئے ہونے والے دن کا مذاق اڑاتے اور اس پر حیران ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے کہا: کیا ہم تمہیں ایک ایسے شخص کے بارے میں بتلائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو عنقریب تمہیں تمہاری موت کے بعد زندہ کر کے اٹھایا جائے گا؟

نوائف: اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم اس قدر وسیع ہے کہ اس نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔

✽ اہل علم کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔

✽ مشرکوں کا جسموں کے دوبارہ اٹھانے جانے کا انکار درحقیقت اس اللہ کی قدرت کا انکار ہے جس نے انھیں پیدا کیا۔

أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
 بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالصَّلٰى الْبَعِيدِ ۝۸ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَى مَا
 بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ نَسْأَخِيفُ
 بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نَسْقِطُ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَلِكَ
 لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ ۝۹ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِمَّا فُضِّلَ
 بِهِ ۝۱۰ إِبْرٰىمَ وَإِسْحٰقَ وَإِسْحٰقَ وَإِسْحٰقَ وَإِسْحٰقَ وَإِسْحٰقَ
 سِبْعَتٍ وَقَدَّرْنَا فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
 بَصِيرٌ ۝۱۱ وَلَسَلِيبُنَ الرَّسْمِ عُدُوهُمَا شَهْرًا وَرَوَّاحُهُمَا شَهْرًا
 أَسْأَلُكَ عَيْنَ الْقَطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ
 رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نَذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝۱۲
 يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ وَتَمَائِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
 وَقُدُورٍ رَاسِيَتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
 الشُّكْرُ ۝۱۳ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ
 إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَاتَهُ فَلَئِمَّا خَرَّتْ بَيِّنَاتٍ الْجِنُّ
 أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبِ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 429

طے کرتی۔ ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا تاکہ وہ تانبے سے جو چاہے بنائے اور ہم نے جنات اس کے تابع کر دیے جو اس کے رب کے حکم سے اس کے سامنے کام کرتے۔ جو جن ہمارے دیے گئے حکم کے مطابق کام کرنے سے منہ موڑتا، اسے ہم بھڑکنی آگ کا عذاب چکھاتے۔

۱۳ سلیمان علیہ السلام ان جنوں سے جو کام کروانا چاہتے، وہ ان کے لیے وہی کام کرتے تھے، جیسے نماز کے لیے مساجد، محلات، اپنی مرضی کی تصویریں، اپنی چاہت کے مطابق پانی کے بڑے بڑے حوضوں جیسے پیالے اور چولھوں پر دھری کھانا پکانے والی دیگیں جو بہت بڑی ہونے کی وجہ سے ٹل نہیں سکتی تھیں۔ ہم نے ان سے کہا: اے آل داود! اللہ نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، ان کے شکرے میں نیک عمل کرو اور میرے انعامات پر میرے بندوں میں سے بہت تھوڑے میرے شکر گزار ہیں۔

۱۴ پھر جب ہم نے سلیمان علیہ السلام پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے ندی سوائے گھن کے کیڑے کے جو ان کا وہ عصا کھا گیا جس پر وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے، پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں پر واضح ہوا کہ وہ غیب نہیں جانتے تھے کیونکہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت والے عذاب میں زیادہ دیر بتلا نہ رہتے۔ اس سے وہ مشقت والے کام مراد ہیں جو وہ سلیمان علیہ السلام کے لیے یہ سمجھ کر کرتے رہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے ان انعامات کا ذکر کیا جو داود اور ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام پر کیے تو ساتھ ہی ان انعامات کا ذکر کر دیا جو اس نے سبائوں پر کیے۔ فرق یہ ہے کہ داود اور سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اہل سبائے اس کی ناشکری کی، چنانچہ فرمایا:

فوائد: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی داود علیہ السلام کو نبوت اور بادشاہت دے کر اور پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کر کے کہ وہ ان کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے، نیز ان کے لیے لوہا نرم کر کے انھیں عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کو نبوت و بادشاہت دے کر عزت و تکریم سے نوازا۔ نعمتوں کا تقاضا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ جنوں یا ان کے علاوہ کسی مخلوق کے بارے میں یہ دعویٰ بے بنیاد ہے کہ انھیں غیب کا علم حاصل ہے۔

۸ انھوں نے کہا: کیا اس آدمی نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑا ہے کہ وہ موت کے بعد ہمارے دوبارہ اٹھانے جانے کے متعلق عجیب و غریب گمان رکھتا ہے یا وہ پاگل ہے جو ایسی فضول باتیں کرتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں؟ معاملہ ایسے نہیں جیسے وہ خیال کرتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ قیامت کے دن سخت عذاب میں ہوں گے اور وہ دنیا میں حق سے ہٹے ہوئے دور کی گمراہی میں ہی پڑے ہیں۔

۹ دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والے یہ لوگ کیا اس زمین کو نہیں دیکھتے جو ان کے سامنے ہے اور اس آسمان کو نہیں دیکھتے جو ان کے پیچھے ہے؟ اگر ہم ان کے قدموں کے نیچے سے زمین دھسنا چاہیں تو دھسنا دیں اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرانا چاہیں تو ضرور ان پر گرا دیں۔ بلاشبہ اس میں ہر اس بندے کے لیے قطعی اور یقینی نشانی ہے جو کثرت سے اپنے رب کی اطاعت کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔ وہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل حاصل کرتا ہے۔ سو جو اللہ اس بات پر قادر ہے، وہ تمھاری موت اور تمھارے جسموں کے ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد تمھیں دوبارہ اٹھانے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔

۱۰ یقیناً ہم نے داود علیہ السلام کو اپنے فضل سے نبوت اور بادشاہت عطا کی اور پہاڑوں سے کہا: اے پہاڑو! داود کے ساتھ تسبیح کرو اور ہم نے پرندوں کو بھی یہی حکم دیا اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا تاکہ وہ اس سے اپنی مرضی کے اوزار بنائے۔

۱۱ اے داود! تم کھلی کھلی زرہیں بناؤ جو تمھارے جنگجوؤں کو ان کے دشمن کے وار سے بچائیں اور کیل، کڑیوں کی مناسبت سے بناؤ۔ نہ زیادہ باریک ہوں کہ ان میں ٹھہریں ہی نہ اور نہ زیادہ موٹے ہوں کہ کڑیوں میں داخل نہ ہو سکیں۔ تم سب نیک کام کیا کرو۔ بلاشبہ جو کام تم کرتے ہو، میں انھیں دیکھ رہا ہوں۔ تمھارا کوئی عمل مجھ سے چھپا ہوا نہیں اور میں ضرور تمھیں ان کی جزا دوں گا۔

۱۲ ہم نے ہوا کو سلیمان بن داود علیہ السلام کے تابع کر دیا کہ وہ صبح ایک مہینے کی مسافت طے کرتی اور شام کو ایک مہینے کی مسافت

﴿15﴾ قبیلہ سبا والے جن بستیوں میں رہتے تھے، ان کے لیے ان بستیوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور اس کے ان پر ہونے والے انعامات کی واضح نشانیاں موجود تھیں اور وہ تھے دو باغ۔ ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب۔ ہم نے ان سے کہا: اپنے رب کا رزق کھاؤ اور اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرو۔ یہ عمدہ شہر ہے اور اللہ بے حد بخشنے والا رب ہے جو اپنی طرف رجوع کرنے والے ہر شخص کے گناہ معاف کرتا ہے۔

﴿16﴾ مگر انھوں نے اللہ کا شکر ادا کرنے اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیا تو ہم نے انھیں یہ سزا دی کہ ان کی نعمتوں کو عذاب اور سزا میں بدل دیا، چنانچہ ہم نے ان پر زوردار سیلاب بھیج دیا جس نے ان کا بند توڑ دیا اور ان کی کھیتوں کو ڈبو دیا۔ ہم نے ان کے دونوں باغوں کو ایسے باغوں میں تبدیل کر دیا جو کڑوا پھل دیتے تھے جن میں بکثرت جھاؤ کے بے پھل درخت اور کچھ پیری کے درخت اُگ آئے۔

﴿17﴾ یہ تبدیلی، جس میں ہم نے ان سے نعمتیں چھین لیں، ان کے کفر کرنے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے منہ موڑنے کی وجہ سے ظاہر ہوئی اور ایسی سخت سزا ہم صرف ان لوگوں کو دیتے ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتوں کے بہت زیادہ منکر اور اس کے ساتھ کفر کرنے والے ہوں۔

﴿18﴾ ہم نے یمن میں بسنے والے اہل سبا اور شام کی ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی، قریب قریب کئی بستیاں آباد کر رکھی تھیں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر کر رکھی تھیں کہ وہ بغیر کسی مشقت کے ایک بستی سے دوسری بستی تک چلتے تھے کہ شام پہنچ جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: تم ان میں رات اور دن کے وقت جب چاہو امن وامان سے چلو پھرو، تمہیں دشمن اور بھوک پیاس کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ ﴿19﴾ مگر انھوں نے مسافت کی قربت والی نعمت الہی کو حقیر جانا اور کہا: اے ہمارے رب! ان بستیوں کو ختم کر کے ہمارے سفروں میں دوری پیدا کر دے حتیٰ کہ ہم بھی سفروں کی مشقت کا مزہ چکھیں اور ہماری سواریوں کی

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَيْنِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۗ ط
كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ
غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ
بِحِجَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثَلٍ وَشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ
قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجْزِي إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَرَى الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا قَرْيَ ظَاهِرَةً
وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سَيْرُوا فِيهَا لِيَالِي وَأَيَّامًا آمِنِينَ ﴿١٨﴾
فَقَالُوا رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ
أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَرِّقٍ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ
إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنهَا فِي شَكٍّ ۗ وَ
رَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِّنْ
دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي
الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهَا مِنْ شَرِكٍ ۗ وَمَالَهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾

﴿430﴾

خصوصیات ظاہر اور نمایاں ہوں۔ انھوں نے اللہ کی نعمت کی ناقدری کر کے، اس کے شکر سے منہ پھیر کے اور اپنے فقراء سے حسد کر کے خود پر ظلم کیا تو ہم نے انھیں افسانے بنا دیا جنھیں ان کے بعد والے بیان کرتے ہیں۔ ہم نے انھیں مختلف شہروں میں جدا جدا کر کے اس طرح بکھیر دیا کہ وہ ایک دوسرے سے مل نہ سکتے تھے۔ بلاشبہ اہل سبا پر انعام اور پھر ان کی ناشکری اور تکبر کی وجہ سے ان سے بدلہ لینے کے اس مذکورہ واقعے میں ہر اس شخص کے لیے یقینی عبرت ہے جو اللہ کی اطاعت کرنے، اس کی نافرمانی سے بچنے اور آزمائشوں پر بہت صبر کرنے والا اور اپنے اوپر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا بہت زیادہ قدر دان ہو۔ ﴿20﴾ یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا گمان سچا کر دکھایا کہ وہ انھیں حق سے بھڑکانے اور گمراہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ سو انھوں نے کفر اور گمراہی میں اس کی اطاعت گزاری کی سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے جنھوں نے اس کی پیروی نہ کر کے اس کی امیدوں کو خاک میں ملا دیا۔ ﴿21﴾ ابلیس کا ان پر کوئی زور اور باؤ نہیں تھا کہ وہ انھیں زبردستی گمراہ کرتا۔ وہ تو صرف ان کے لیے گناہ پرکشش بناتا رہا اور انھیں بہکاتا رہا اور انھیں بہکانے کی ہم نے اسے اجازت دی ہے تاکہ ہم معلوم کر لیں کہ آخرت اور اس کی جزا و سزا پر کون ایمان رکھتا ہے اور کون آخرت کے بارے میں شک میں مبتلا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب ہر چیز پر پوری طرح نگہبان ہے۔ وہ اپنے بندوں کے اعمال کی نگہبانی کرتا ہے اور ان پر انھیں جزا بھی دے گا۔ ﴿22﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: انھیں بلاوجہ جن کے بارے میں تمہارا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ کے سوا تمہارے معبود ہیں تاکہ وہ تمہیں نفع دیں یا تم سے تکلیف دور کر دیں۔ وہ تو آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ برابر وزن کے بھی مالک نہیں اور نہ ان میں اللہ کے ساتھ ان کی کوئی شراکت ہے اور نہ اللہ کا کوئی معاون ہے جو اس کی مدد کرے۔ وہ شریکوں اور مددگاروں سے بے نیاز ہے۔

نوائف: ﴿﴾ شکر کرنے سے نعمتیں محفوظ ہوتی اور ناشکری سے چھین جاتی ہیں۔ ﴿﴾ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر احسان امن وامان بھی ہے۔ ﴿﴾ صحیح ایمان اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کو شیطان کے بہکاووں سے بچاتا ہے۔ ﴿﴾ شرک کے اسباب اور چور و زوروں کو واضح طور پر باطل قرار دیا گیا، جیسے یہ گمان کہ بتوں کو اختیار حاصل ہے یا اللہ کے شراکت دار ہیں یا اللہ کے مددگار ہیں یا اللہ کے حضور سفارش کرتے ہیں۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ
عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ وَ
إِنَّا أَوْلِيَاكُمْ لَعَلِّي هُدَىٰ أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَا تَسْأَلُونَ
عَمَّا أَجْرُنَا وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبَّنَا ثُمَّ يَفْتَقِرُ
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ أَرُونِي الَّذِينَ الْحَقُّمُ
بِهِ شُرَكَاءُ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدِ إِنَّكُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادٌ يَوْمَ لَا
تَسْتَخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا نَكُونُ
مِنَ الَّذِينَ إِذَا الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
لِلْقَوْلِ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا أَوْلَا أَنْتُمْ
لَكُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا الَّذِينَ اسْتَضَعَفُوا اتَّخَذُوا
صَدَدًا لَكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾

34 431

﴿23﴾ اللہ تعالیٰ کے پاس سفارش بھی کچھ نفع نہیں دیتی سوائے ان کے جن کے لیے وہ اجازت دے۔ وہ اپنی عظمت کی بنا پر سفارش کرنے کی اجازت صرف اسے دیتا ہے جسے وہ پسند کرے۔ اس کی عظمت کا عالم یہ ہے کہ جب وہ آسمان میں کلام فرماتا ہے تو فرشتے اس کے کلام کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پر مارتے ہیں یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ فرشتے جبریل علیہ السلام سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: اس نے حق فرمایا ہے اور وہ اپنی ذات اور علیٰ میں نہایت بلند ہے۔ وہ ایسا بڑا ہے کہ ہر چیز اس سے کمتر ہے۔

﴿24﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: آسمانوں سے بارش نازل کر کے اور زمین سے اناج، کھیتیاں اور پھل وغیرہ اگا کر تمہیں کون رزق دیتا ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ ہی ہے جو تمہیں ان سے روزی دیتا ہے اور اے مشرک! ہم یا تم میں سے ایک فریق ہر صورت میں ہدایت پر ہے یا سیدھے راستے سے واضح طور پر ہٹا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہدایت یافتہ مومن ہی ہیں اور بلاشبہ گمراہ مشرک ہی ہیں۔

﴿25﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: روزِ قیامت تم سے ہمارے ان گناہوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا جو ہم نے کیے اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

﴿26﴾ ان سے کہہ دیں: اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں قیامت کے دن اکٹھا کرے گا، پھر ہمارے اور تمہارے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمائے گا، پھر واضح کرے گا کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر۔ وہی حاکم ہے جو عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور وہ اچھی طرح جاننے والا ہے کہ اُسے کیا فیصلہ کرنا ہے۔

﴿27﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بھی تو دکھاؤ جنہیں تم اللہ کے شریک بنا کر اس کے ساتھ اس کی عبادت میں شریک ٹھہراتے ہو۔ ہرگز ایسا نہیں جیسا تمہارا تصور اور خیال ہے کہ اس کے شریک ہیں بلکہ وہ اللہ ہی سب پر غالب ہے جس پر کوئی غالب

نہیں آسکتا جو اپنے پیدا کرنے، مقدر ٹھہرانے اور تدبیر کرنے میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿28﴾ اے رسول (ﷺ)! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا۔ آپ پر ہیز گاروں کو خوشخبری دینے والے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے اور کافروں اور فاسقوں کو آگ سے ڈرانے والے ہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس بات کو نہیں جانتی۔ اگر انہیں اس کا علم ہوتا تو وہ آپ کو نہ جھٹلاتے۔

﴿29﴾ مشرکوں کو جس عذاب سے ڈرایا جاتا ہے، وہ اس کی جلدی چاتے ہوئے کہتے ہیں: یہ عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو کہ وہ برحق ہے؟

﴿30﴾ اے رسول (ﷺ)! عذاب کی جلدی مچانے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: تمہارے لیے وعدے کا ایک دن مقرر ہے جس سے ایک لمحہ تم پیچھے ہٹ سکتے ہو نہ ایک لمحہ اس سے آگے بڑھ سکتے ہو اور وہ دن قیامت کا دن ہے۔

﴿31﴾ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے جس کے بارے میں محمد (ﷺ) خیال کرتے ہیں کہ وہ ان پر نازل ہوا ہے اور نہ ہم اگلی آسمانی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ اے رسول (ﷺ)! کاش آپ ان ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب انہیں قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے حساب کتاب کے لیے روکا گیا ہوگا۔ وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو الزام دے رہا اور ملامت کر رہا ہوگا۔ بیرونی کرنے والے وہ لوگ جنہیں کمزور سمجھا گیا، اپنے ان سرداروں سے کہیں گے جنہوں نے دنیا میں انہیں کمزور سمجھا: اگر تم نے ہمیں گمراہ نہ کیا ہوتا تو ہم ضرور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنے والے ہوتے۔ ﴿32﴾ حق سے ٹکبر کرنے والے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی، اپنے ان پیروکاروں سے کہیں گے جنہیں انہوں نے کمزور سمجھا: کیا ہم نے تمہیں اس ہدایت سے روکا تھا جو محمد (ﷺ) تمہارے پاس لائے تھے؟ نہیں بلکہ تم خود ظالم، فساد اور بگاڑ پیدا کرنے والے تھے۔

نوٹ: جسے دعوت دی جائے، اس کے ساتھ لطف و کرم والا معاملہ کرنا چاہیے تاکہ وہ عناد اور تکبر کی آڑ نہ لے۔ ﴿33﴾ ہدایت والا ہدایت کی بنا پر ہمیشہ بلندی اور رفعت کو چھوٹا ہے جبکہ گمراہ ہمیشہ اپنی گمراہی میں گم حقیر و ذلیل رہتا ہے۔ ﴿34﴾ رسول اکرم ﷺ تمام انسانوں اور جنوں کے رسول ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ الْإِيلِ وَالْهَمَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا أَهْلٌ يُجْزَوْنَ الْإِمَاكَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّارِ إِنَّ رَبِّي بِبَسِطِ الرِّزْقِ لَسِنٍ يُشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَكِن أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا ذُلْفَى إِلَّا مَنٌ أَمِنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الصَّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي الْيَتِيمَاتِ مُعْجِزِينَ أُولَئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي بِبَسِطِ الرِّزْقِ لَسِنٍ يُشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٤٢﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ أَهْلُوا لِي يَا كُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿٤٣﴾

﴿٤٣﴾ 432 ﴿٤٣﴾

﴿٣٧﴾ جن پیروکاروں کو ان کے سرداروں نے کمزور سمجھا، وہ اپنے ان پیشواؤں سے کہیں گے جو حق سے تکبر کرنے والے تھے: بلکہ ہمیں ہدایت سے تمہارے دن رات کے اس مکر و فریب نے روکا جو تم ہمارے ساتھ کرتے تھے جب تم ہمیں اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے سوا دیگر مخلوقات کی عبادت کا حکم دیتے تھے۔ جب وہ عذاب دیکھیں گے اور جان لیں گے کہ انھیں عذاب ہونے والا ہے تو اس پچھتاوے کو چھپائیں گے جو دنیا میں کفر پر قائم رہنے سے انھیں ہوگا۔ ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے۔ یہ سزا انھیں دنیا میں کیے گئے ان اعمال ہی کی بنا پر دی جائے گی جو وہ غیر اللہ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے کرتے تھے۔

جب رسول اکرم ﷺ کو آپ کی قوم نے جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لیے آپ کو یہ بتایا کہ جھٹلانا آپ سے پہلی امتوں کا بھی دتیرہ رہا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿٣٨﴾ ہم نے بستیوں میں سے جس بستی میں بھی اللہ کے عذاب سے ڈرانے کے لیے کوئی رسول بھیجا تو اقتدار اور مال و دولت والے خوشحال لوگوں نے کہا: اے رسولو! تمہیں جو دے کر بھیجا گیا ہے، ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔

﴿٣٩﴾ ان شان و شوکت رکھنے والوں نے فخر و غرور سے کہا: ہمارے پاس مال و اولاد بہت زیادہ ہے اور تمہارا یہ خیال جھوٹا ہے کہ ہمیں عذاب ہوگا۔ ہمیں دنیا میں سزا ملے گی نہ آخرت میں عذاب ہوگا۔

﴿٤٠﴾ اے رسول (ﷺ)! ملنے والی نعمتوں پر غرور کرنے والے ان لوگوں سے کہہ دیں: میرا رب جس کا چاہے رزق کھلا کرتا ہے یہ امتحان لینے کے لیے کہ کیا وہ شکر کرتا ہے یا ناشکری، اور وہ جس کی روزی چاہے تنگ کر دیتا ہے یہ جانچنے کے لیے کہ کیا وہ صبر کرتا ہے یا ناراض ہوتا ہے، لیکن لوگوں کی اکثریت یہ نہیں جانتی کہ اللہ کمال حکمت والا ہے۔ وہ ہر فیصلہ ہی کمال حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔ جس نے اس کی حکمت کو جاننا سوجانا اور جو جاہل رہا سو جاہل رہا۔

﴿٣٧﴾ تمہارے مال اور تمہاری اولاد جن پر تم فخر کرتے ہو، یہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سرٹیفکیٹ نہیں، مگر جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے تو وہ دوہرا اجر سمیٹے گا، چنانچہ مال کے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے اور اولاد کے اس کے لیے دعا کرنے سے اسے اللہ کا قرب حاصل ہوگا، لہذا انھی نیک عمل کرنے والے مومنوں کے لیے ان کی نیکیوں کا دوگنا ثواب ہے اور وہ جنت کے بالا خانوں میں ہر اس عذاب سے امن میں ہوں گے جس سے وہ ڈرتے تھے اور انھیں موت اور نعمتوں کے چھین جانے کا خوف بھی نہیں ہوگا۔

﴿٣٨﴾ کافر جو لوگوں کو ہماری آیتوں سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اپنے اہداف و مقاصد حاصل کرنے کی تنگ و دو میں لگے رہتے ہیں، یہ دنیا میں ناکام ہوں گے اور آخرت میں ان کو عذاب دیا جائے گا۔

﴿٣٩﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: بلاشبہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کسادہ کرتا ہے اور جس کا رزق چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ تم جو چیز بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو وہ دنیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز عطا کرے گا اور آخرت میں بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے، لہذا جس نے رزق مانگنا ہو، وہ اسی پاک ذات کی طرف رجوع کرے۔

﴿٤٠﴾ اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کرے گا، پھر مشرکوں کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے کے لیے فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر تمہاری عبادت کرتے تھے؟

نوائف: ﴿٤١﴾ پیروی کرنے والوں اور جن کی پیروی کی گئی، ان کا ایک دوسرے سے براءت کا اظہار کسی ایک فریق کو بھی اس کی ذمہ داری سے بری نہیں کرتا۔ ﴿٤٢﴾ خوشحالی (اکثر و بیشتر) انسان کو حق قبول کرنے اور اسے ماننے سے دور لے جاتی ہے۔ ﴿٤٣﴾ مومن کو اس کا مال اور اولاد نفع دے گی جبکہ کافران سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا گا۔ ﴿٤٤﴾ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دنیا میں نعم البدل (اچھا متبادل) ملتا ہے اور آخرت میں اچھی جزا ملتی ہے۔

قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيِّنَا مَنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ
 الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ
 لِبَعْضٍ نَفَعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ
 النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِذَا تَلَّى عَلَيْهِمَ آيَاتِنَا
 بَيَّنَّتْ قُلُوبَهُمْ هَذَا هَذَا الْأَرْجُلُ يُرِيدُونَ أَنْ يُصَدِّكُمْ عَنْهَا كَانُوا
 يَعْبُدُونَ آبَاءَكُمْ وَقَالُوا مَا هَذَا إِلَّا آفَاكُ مُفْتَرِيٌّ وَقَالَ
 الَّذِينَ كَفَرُوا وَالْحَقُّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٤٣﴾
 وَمَا آتَيْنَهُمْ مِنْ كِتَابٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ
 مِنْ نَذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مَعْشَارَ
 مَا آتَيْنَهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ إِنَّمَا
 أَعْطُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفُرَادَى شُجْرٍ
 تَتَفَكَّرُونَ أَتَمَاصَ حِكْمِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ
 بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ
 فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ إِنْ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَٰمَ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 433

﴿٤١﴾ فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک اور بے عیب ہے۔ تو ہمارا ولی ہے نہ کہ یہ (مشرک)، ہمارے اور ان کے درمیان کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ مشرک تو شیطانوں کی عبادت کرتے تھے جو ان کے سامنے فرشتے بن کر آتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے تھے۔ ان کی اکثریت انھی پر یقین رکھتی تھی۔

﴿٤٢﴾ حشر اور حساب کتاب کے دن یہ معبودان کو جنھوں نے دنیا میں اللہ کے سوا ان کی عبادت کی، نفع دینے کے مالک ہوں گے نہ انھیں کوئی نقصان پہنچا سکیں گے۔ جن لوگوں نے کفر اور گناہ کر کے خود پر ظلم کیا، ہم ان سے کہیں گے: تم اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

﴿٤٣﴾ جب ان جھٹلانے والے مشرکوں کے سامنے ہمارے رسول پر نازل ہونے والی نیک و شہ سے پاک اور واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں: یہ آدمی جو یہ آیتیں لایا ہے، صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہارے باپ دادا کے طریقے سے دور کر دے۔ انھوں نے کہا: یہ قرآن تو سراسر جھوٹ ہے جسے اس نے اللہ پر گھڑ لیا ہے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے پاس جب اللہ کی طرف سے قرآن آیا تو انھوں نے کہا: یہ تو حکم کھلا جادو ہے کیونکہ یہ میاں بیوی اور باپ بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔

﴿٤٤﴾ اے رسول (ﷺ)! نہ تو ہم نے انھیں کوئی کتابیں دے رکھی ہیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور وہ ان کی راہنمائی کرتی ہوں کہ یہ قرآن جھوٹ ہے جسے محمد (ﷺ) نے گھڑ لیا ہے اور نہ ہم نے آپ سے پہلے ان کی طرف کوئی رسول بھیجا ہے جو انھیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہو۔

﴿٤٥﴾ اگلی امتوں نے بھی جھٹلایا، جیسے عاد، ثمود اور قوم لوط اور آپ کی قوم کے مشرک تو اس قوت و طاقت، عزت و شہرت اور مال و تعداد کا عشر عشر بھی نہیں رکھتے جو ان اگلی امتوں کو حاصل تھا، پھر ان سب نے اپنے اپنے رسول کو جھٹلایا تو ان کے مال، قوت اور تعداد نے انھیں کوئی فائدہ نہ دیا اور ان پر میرا عذاب آ گیا۔ پھر

اے رسول (ﷺ)! دیکھیے میرا ان پر انکار کرنا اور انھیں عذاب دینا کیسا رہا۔

﴿٤٦﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: بس میں تمہیں ایک ہی چیز کی طرف توجہ دلاتا اور اس کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنی خواہشات ایک طرف رکھ کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے واسطے دو دو دل کر یا تنہا کھڑے ہو جاؤ اور پھر اپنے ساتھی (محمد ﷺ) کی سیرت کے متعلق سوچو اور ان کی عقل و دانش، سچائی اور امانت کے بارے میں تم جو کچھ جانتے ہو، اس میں غور و فکر کرو تا کہ تم پر واضح ہو کہ ان کو بالکل کوئی جنون نہیں۔ وہ تو تمہیں ایک بڑے سخت عذاب کے آنے سے پہلے ڈرانے والے ہیں۔ اگر تم نے اللہ کے حضور مشرک سے توبہ نہ کی تو وہ عذاب تمہیں لپیٹ میں لے لے گا۔

﴿٤٧﴾ اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: جو ہدایت اور خیر میں تمہارے پاس لایا ہوں، اس کے عوض جو بدلہ یا مزدوری میں تم سے مانگتا ہوں، اگر بالفرض اس کا وجود ہے، تو وہ تم لے لو۔ میرا بدلہ تو صرف اللہ اکیلے کے ذمے ہے اور وہ پاک رب ہر چیز پر گواہ ہے۔ وہ گواہی دے گا کہ میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا ہے اور وہ تمہارے اعمال پر بھی گواہ ہے اور تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے باطل پرستوں اور مشرکوں کے خلاف دلائل ذکر کیے تو واضح کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿٤٨﴾ اے رسول (ﷺ)! کہہ دیجیے: بلاشبہ میرا رب حق کو باطل پر مسلط کرتا ہے تو وہ اسے باطل قرار دے دیتا ہے۔ وہ ہر غیب کا جاننے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور نہ اس کے بندوں کے اعمال اس سے چھپے ہوئے ہیں۔

نوٹ: باپ دادا کی اندھی تقلید ہدایت سے بہت دور لے جاتی ہے۔ خواہشات کی قید سے آزاد ہو کر غور و فکر کرنا صحیح فیصلے اور درست رائے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا لوگوں سے اجرت کا منتظر نہیں ہوتا، وہ لوگوں کے رب سے اجر کی امید رکھتا ہے۔

۴۹) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہہ دیں: حق آگیا ہے اور وہ ہے اسلام، اور باطل ختم ہو گیا جس کا کوئی اثر یا قوت ظاہر نہیں ہوتی اور نہ وہ دوبارہ ابھر سکے گا۔

۵۰) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والے مشرکوں سے کہیں: جو دین میں تمہیں پہنچا رہا ہوں، اگر میں اس میں حق سے بھٹک گیا تو میری گمراہی کا وبال مجھ ہی پر ہے۔ تمہیں اس کا کوئی نقصان نہیں اور اگر میں راہ ہدایت پا جاؤں تو وہ اس وحی کے سبب ہے جو میرا پاک رب میری طرف کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا ہے، اس طرح قریب ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں، اس کا سننا اس کے لیے کوئی مشکل نہیں۔

۵۱) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ وہ منظر دیکھیں جب قیامت کے دن عذاب دیکھ کر یہ جھٹلانے والے گھبرائے ہوئے ہوں گے اور ان کے لیے اس سے بھاگنے کی راہ ہوگی نہ کوئی پناہ گاہ ہوگی جس کا وہ سہارا لے سکیں اور وہ پہلی فرصت میں قریب کی جگہ ہی سے باسانی گرفتار کر لیے جائیں گے۔ اگر آپ وہ منظر دیکھیں تو یقیناً آپ عجیب صورت حال کا مشاہدہ کریں گے۔

۵۲) اور جب وہ اپنا انجام دیکھیں گے تو کہیں گے: ہم قیامت کے دن پر ایمان لائے مگر اب ایمان تک رسائی اور ایمان لانا ان کے لیے کیسے ممکن ہے جبکہ وہ قبول ایمان کی جگہ سے بہت دور ہو چکے کہ وہ دنیا جو دارالعمل (عمل کی جگہ) تھی، جزا والی جگہ نہ تھی، اس سے نکل کر اب آخرت کے گھر میں آچکے ہیں جو دارالجزاء ہے، عمل کی جگہ نہیں۔

۵۳) اب وہ ایمان کیسے لاسکتے ہیں اور ان سے ایمان کیسے قبول کیا جاسکتا ہے جبکہ دنیا کی زندگی میں وہ اس سے انکار کرتے رہے اور حق کو تسلیم کرنے کے بجائے دوردراز سے محض گمان کے تیر پھینکتے رہے جیسے رسول ﷺ کے بارے میں کہتے رہے کہ یہ جادوگر، کاہن اور شاعر ہے؟ ۵۴) ان جھٹلانے والوں کو زندگی کی لذتیں حاصل کرنے سے جن کی وہ خواہش کریں گے، روک دیا جائے گا اور انہیں کفر سے توبہ کا موقع دیا جائے گا نہ ان کے لیے آگ سے نجات کی کوئی صورت ہوگی، نیز دنیا کی طرف انہیں لوٹنے بھی نہیں دیا جائے گا جیسا کہ ان سے پہلے ان جیسی جھٹلانے والی

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبَدِيُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۴۹ قُلْ إِنْ

ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَى نَفْسِي وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فِيمَا يُوحِي

إِلَى رَبِّي إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۵۰ وَكَوْتَرَىٰ إِذْ فِرْعَوْنُ أَفْلَاقُوتَ

وَإِخْذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۵۱ وَقَالُوا الْمَثَابَةُ إِيَّا نَا لَهُمُ

التَّناوُسُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۵۲ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ

وَيَقْدِرُونَ بِالْغَيْبِ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۵۳ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا

يَشْتَهُونَ كَمَا فَعَلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّبِينٍ ۵۴

سُورَةُ الْقَاتِرِ مِثْرًا مِّنَ الْمُجْتَمِعِينَ وَرُكُوعًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۱

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلِكَةَ رُسُلًا

أُولَىٰ أَجْحَةٍ مَّتَنِي وَثَلْثَ وَرُبْعَ زَيْدِي فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۱ مَا يَفْتَحُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ

لَهَا وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِ ۲ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ

يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَىٰ تَوْفُكُونَ ۳

انہوں کے ساتھ کیا گیا۔ بلاشبہ وہ رسولوں کی لائی ہوئی توحید باری تعالیٰ اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کے بارے میں ایسے شک و تردید کا شکار تھے جو ان کے کفر کا باعث بنا۔

سورة قاطر کی ہے

سورت کے بعض مضامین: بندوں کا مطلق طور پر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے کا محتاج ہونا اور اس کی ان سے کمال بے نیازی۔

تفسیر: ۱) تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین کو بغیر کسی سابقہ نمونے کے پیدا کرنے والا ہے۔ وہ جس نے اپنے تقدیری حکم نافذ کرنے کے لیے فرشتوں میں سے کئی پیغام رساں بنائے اور ان میں سے وہ بھی ہے جو انبیاء ﷺ کو وحی پہنچاتا ہے۔ اس نے انہیں وہ امانت ادا کرنے کی صلاحیت و قوت بھی عطا کی جو انہیں سوچنی گئی، چنانچہ ان میں دو دو، تین تین اور چار چار پروں والے فرشتے ہیں جن کے ساتھ وہ اللہ کے دیے گئے حکم کے نفاذ کے لیے اڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے اعضاء، حسن اور آوازیں سے جو چاہے بڑھاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ ۲) بلاشبہ ہر چیز کی چابیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، چنانچہ وہ لوگوں کے لیے رزق، ہدایت اور سعادت وغیرہ نعمتوں کے جو دروازے کھول دے تو کوئی ان نعمتوں کو روک نہیں سکتا اور ان میں سے جسے وہ روک لے تو اس کے روکنے کے بعد کوئی بھی اسے جاری کرنے والا نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔ ۳) اے لوگو! اپنی زبان، دل اور اپنے اعضاء سے عمل کر کے اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی ہیں۔ کیا اللہ کے سوا تمہارا کوئی اور خالق ہے جو آسمان سے تم پر بارش نازل کر کے تمہیں رزق دے اور زمین سے پھل اور کھیتیاں وغیرہ اگا کر تمہاری روزی کا انتظام کرے؟ اس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں۔ اس کے بعد تم اس حق سے کہاں پھیرے جاتے ہو۔ اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو اور یہ خیال کرتے ہو کہ اللہ کے شریک ہیں، حالانکہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور رزق عطا کیا۔

نوٹ: ۴) قیامت کے دن کافروں کی گھبراہٹ کا منظر بہت ہولناک ہوگا۔ دنیا میں ایمان لانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ دنیا ہی عمل کی جگہ ہے۔ فرشتوں کا عظیم مخلقت ہونا، ان کے عظیم خالق کی عظمت کی دلیل ہے۔

وَإِنْ يَكْذِبُ بُولُكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ وَاللَّهُ تَرْجِعُ
 الْأُمُورَ ۚ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ
 الدُّنْيَا ۖ وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ
 عَدُوًّا ۗ وَاللَّيْمَانُ يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۖ الَّذِينَ
 كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ
 مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۗ أَمَّنْ زَيْنَ لَهُ سَوْءُ عَمَلِهِ فَرَأَاهُ حَسَنًا فَإِنَّ
 اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۗ فَلَا تَذْهَبُ نَفْسُكَ
 عَلَيْهِمْ حَسْرَتٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۗ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ
 الرِّيحَ فَتَثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَدْيِ مِثْرَةٍ فَأَحْيَيْنَاهُ الْآرْضَ
 بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ كَذَلِكَ النُّشُورُ ۗ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ
 جَمِيعًا ۗ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۗ
 الَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ
 يُبُورٌ ۗ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ
 أَزْوَاجًا ۗ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۗ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
 مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقِضُ مِنْ عُمْرٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۗ

435

④ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلائے تو اس پر صبر کریں کیونکہ آپ پہلے رسول نہیں جنہیں ان کی قوم نے جھٹلایا۔ یقیناً آپ سے پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا، جیسے قوم عاد، قوم ثمود اور قوم لوط۔ تمام کام صرف اللہ اکیلے کی طرف لوٹائے جاتے ہیں، چنانچہ وہ جھٹلانے والوں کو ہلاک کرتا اور اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی مدد کرتا ہے۔

⑤ اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے قیامت کے دن دوبارہ اٹھانے اور جزا دینے کا جو وعدہ کیا ہے، وہ برحق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، لہذا دنیا کی زندگی کی لذتیں اور خواہشیں تمہیں نیک اعمال کے ذریعے سے اس دن کی تیاری کرنے سے دھوکے میں نہ رکھیں اور شیطان، باطل کو بنا سنوار اور خوشنما بنا کر اور دنیا کی زندگی کی طرف مائل کر کے تمہیں کوئی فریب نہ دے۔

⑥ اے لوگو! بلاشبہ شیطان تمہارا ازلی دشمن ہے، اس لیے اس کی مخالفت پر کار بند رہ کر اسے دشمن بنا کے رکھو۔ شیطان تو اپنے پیروکاروں کو اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی طرف ہی بلاتا ہے تاکہ قیامت کے دن ان کا انجام یہ ہو کہ وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوں۔ جنہوں نے شیطان کی پیروی میں اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے زبردست عذاب ہے اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، ان کے لیے اللہ کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہے اور ان کے لیے اس کی طرف سے بہت بڑا اجر ہے اور وہ ہے جنت۔

⑧ بلاشبہ جس کے لیے شیطان نے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا اور وہ اسے اچھا سمجھ بیٹھا، وہ اس کی طرح نہیں ہو سکتا جس کے لیے اللہ نے حق خوشنما بنا دیا اور اس نے اسے حق ہی سمجھا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں، اس لیے اے رسول (ﷺ)! ان گمراہوں کے بھٹکنے کے غم میں اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالیں۔ بلاشبہ اللہ پاک اسے خوب جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں۔

⑨ اور اللہ وہ ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو یہ ہوائیں بادلوں کو حرکت دیتی ہیں، پھر ہم ان بادلوں کو ایسی زمین کی طرف لے گئے جس میں نباتات نہیں تھیں تو ہم نے اس پانی کے ذریعے سے اس میں نباتات اگائیں اور اس زمین کے بخر ہونے کے بعد اسے زندہ کر دیا۔ جس طرح ہم نے اس بخر زمین میں نباتات اگا کر اسے زندہ کر دیا، اسی طرح قیامت کے دن مردوں کو بھی زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

⑩ جو دنیا یا آخرت میں عزت چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ صرف اللہ سے مانگے۔ ان دونوں کی عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ اسی کی طرف اس کا پاکیزہ ذکر چڑھتا ہے اور بندوں کے نیک اعمال اس (پاکیزہ ذکر) کو اس کی طرف بلند کرتے ہیں۔ جو لوگ بری سازشیں کرتے ہیں، جیسے رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش، ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے اور ان کافروں کا مکرو فریب نام کام و نامراد ہو جائے گا اور ان کا برا مقصد کبھی پورا نہ ہوگا۔

⑪ اور اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر تمہیں نطفے سے پیدا کیا، پھر تمہیں مذکر و مؤنث بنا دیا، تم آپس میں جوڑے بناتے ہو۔ کوئی عورت اپنے پیٹ میں جو بچہ اٹھاتی ہے اور جو بچہ جنتی ہے، وہ سب اللہ پاک کے علم میں ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ اس کی مخلوق میں سے جس کسی کی عمر کم یا زیادہ ہوتی ہے تو وہ لوح محفوظ میں درج ہوتی ہے۔ بلاشبہ یہ مذکورہ امور، یعنی تمہیں مٹی سے پیدا کرنا، کئی مراحل سے گزار کر تمہیں وجود بخشنا اور لوح محفوظ میں تمہاری عمروں کا لکھنا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہیں۔

نوٹ: پہلے رسولوں اور ان کی قوموں کے واقعات ذکر کر کے رسول اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی ہے۔

✽ حق سے منہ پھیرنے کا ایک سبب دنیا کے دھوکے کا شکار ہونا ہے۔

✽ شیطان کو دشمن بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے بچاؤ میں مدد دینے والے اسباب اختیار کیے جائیں، جیسے اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، اطاعت کے کام کرنا اور گناہوں کو چھوڑ دینا۔

✽ اللہ تعالیٰ کے لیے صفت علو کا اثبات، یعنی اس بات کا ثبوت کہ اللہ تعالیٰ اوپر عرش پر ہے۔

﴿12﴾ دوسمندر برابر نہیں: ان میں سے ایک انتہائی میٹھا ہے، اپنی مٹھاس کی وجہ سے پینے میں خوشگوار، اور دوسرا نمکین نہایت کڑوا جسے پینا اس کی شدید کڑواہٹ کی وجہ سے ناممکن ہے۔ تم مذکورہ بالا دونوں طرح کے سمندروں سے تازہ گوشت چھلکی کی صورت میں حاصل کرتے اور کھاتے ہو، نیز ان سے موتی اور مرجان نکالتے ہو جنھیں تم بطور زینت پہنتے ہو۔ اے نظارہ کرنے والے! تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ سمندر کی لہروں کو چیرتی ہوئی آتی جاتی ہیں تاکہ تم تجارت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور تاکہ اللہ نے تم پر جو بہت زیادہ انعامات کیے ہیں، ان پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

﴿13﴾ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں داخل کرتا ہے تو وہ بڑا ہوجاتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو وہ لمبی ہوجاتی ہے۔ اس پاک رب نے سورج اور چاند کو پابند کر دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک مقرر وقت تک کے لیے چل رہا ہے اور اس وقت کو اللہ جانتا ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ جو یہ سب کچھ مقدر ٹھہراتا ہے اور چلاتا ہے، وہ اللہ ہے جو تمہارا رب ہے۔ بادشاہت صرف اسی اکیلے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو، وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جتنی چیز کے بھی مالک نہیں، پھر تم میرے سوا ان کی عبادت کیسے کرتے ہو؟

﴿14﴾ اگر تم اپنے معبودوں کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے کیونکہ وہ جمادات ہیں جن میں زندگی کا احساس اور سننے کی صلاحیت نہیں ہے۔ فرض کرو اگر وہ تمہاری پکار سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے اور تم ان کی جو عبادت کرتے ہو، اس سے لاتعلقی کا اظہار کریں گے، چنانچہ اے رسول (ﷺ)! آپ کو اللہ پاک سے زیادہ سچی خبریں کوئی نہیں دے گا۔

﴿15﴾ اے لوگو! تم اپنے تمام معاملات و حالات میں اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو، اللہ تو بے نیاز ہے جو کسی چیز میں تمہارا محتاج نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لیے جو انتظام کرتا ہے، اس پر دنیا و آخرت میں

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَذَا عَذَابٌ قَرِيبٌ سَابِغٌ شَرَابُهُ وَ
هَذَا مِلْحٌ أجاجٌ وَمِنْ كُلِّ تَاكُلُونَ لِحَمَاطٍ يَا وَيْلَتَا تَسْتَخْرِجُونَ
حَلِيَّةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاحِرَ لَتَبْتَغُوا مِنْ
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٣﴾ يُؤَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ
فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط
ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا
يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْبِيرٍ ﴿١٤﴾ إِنَّ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ
سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ط
وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٥﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى
اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٦﴾ إِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ
وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٧﴾ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٨﴾ وَ
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى ط وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِهْلِهَا
لَا يَحْمِلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى ط إِنَّمَا تُنذِرُ
الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ط
وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ط وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٩﴾

قابل تعریف ہے۔

﴿16﴾ اگر وہ پاک رب تمہیں ہلاک کر کے ختم کرنا چاہے تو ہلاک کر دے اور تمہاری جگہ کوئی اور مخلوق لے آئے جو اس کی عبادت کرنے والی ہو، اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والی نہ ہو۔

﴿17﴾ تمہیں ہلاک کر کے ختم کرنا اور تمہاری جگہ کسی اور مخلوق کو لانا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے بالکل مشکل نہیں۔

﴿18﴾ کوئی گناہ کرنے والا انسان کسی دوسرے گناہ گار کا گناہ اپنے ذمے نہیں لے گا بلکہ ہر گناہ گار اپنے گناہ کا بوجھ خود اٹھائے گا۔ اگر گناہوں کے بوجھ تلے با شخص کسی دوسرے کو گناہوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے پکارے گا تو اس کے بوجھ میں سے ذرہ بھر بوجھ بھی کوئی نہیں اٹھائے گا، خواہ جسے وہ پکار رہا ہے وہ اس کا قریبی ہی ہو۔ اے رسول (ﷺ)! آپ تو اللہ کے عذاب سے صرف انھیں ڈرا سکتے ہیں جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انھوں نے نماز کا مل طریقے سے ادا کی تو وہی لوگ آپ کے ڈرانے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جو شخص گناہوں سے پاک ہو جائے..... اور سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک ہے..... تو وہ اپنے ہی لیے پاک ہوتا ہے کیونکہ اس کا نفع اسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اطاعت سے بے نیاز ہے اور قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا کے لیے اسی کی طرف لوٹتا ہے۔

نوٹ: سمندروں کو تابع کرنا، دن اور رات کا ایک دوسرے کے پیچھے آنا اور سورج چاند کو پابند کرنا، بندوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ہیں لیکن لوگ ان نعمتوں کے عادی ہو چکے ہیں اور ان سے غافل رہتے ہیں۔ شرکوں کی عقل ماری جاتی ہے جب وہ ایسے بتوں کو پکارتے ہیں جو نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونا انسان کی لازمی صفت ہے جبکہ غنی اللہ تعالیٰ کی صفت کمال ہے۔ تزکیہ نفس (ذاتی پاکیزگی) کا انحصار خود انسان پر ہے، وہ چاہے تو اس کی حفاظت کرے اور چاہے تو اسے ضائع کر دے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾
 وَلَا الظُّلُّ وَلَا الخُرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَكْبَاءُ وَلَا الْأَمْوَاطُ
 إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۗ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي
 الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ أَنتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ
 بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾
 وَإِن يُّكذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ
 رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
 أَخَذتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ
 اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا
 أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ
 أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ
 وَأَلْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ
 مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ
 يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا
 رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ﴿٢٩﴾

437

١٩) کافر اور مومن مقام و مرتبہ میں برابر نہیں ہو سکتے جس طرح اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں۔

٢٠) نہ کفر اور ایمان برابر ہیں جیسے اندھیرے اور روشنی برابر نہیں۔

٢١) نہ جنت اور جہنم اپنے اثرات میں برابر ہیں جیسا کہ سایہ اور گرم ہوا برابر نہیں۔

٢٢) مومن اور کافر برابر نہیں ہو سکتے جس طرح زندہ اور مردہ افراد برابر نہیں۔ بلاشبہ اللہ جسے ہدایت دینا چاہے، اسے سنا دیتا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان کافروں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں موجود مردوں کی طرح ہیں۔

٢٣) آپ تو بس انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں۔

٢٤) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ آپ ایمان والوں کو اس عزت والے بدلے کی خوشخبری سنانے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کیا ہے اور کافروں کو اس دردناک عذاب سے ڈرانے والے ہیں جو اس نے ان کے لیے تیار کیا ہے۔ اگلی امتوں میں سے کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں اللہ کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو جو انہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا تھا۔

٢٥) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کی قوم آپ کو جھٹلا دے تو اس پر صبر کریں کیونکہ آپ پہلے رسول نہیں ہیں جسے اس کی قوم نے جھٹلایا ہے۔ یقیناً ان سے پہلی امتوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا تھا جیسے عاد، ثمود اور قوم لوط نے۔ ان کے رسول ان کے پاس اللہ کی طرف سے اپنی صداقت کے واضح دلائل و معجزات لے کر آئے اور ان کے رسول ان کے غور و فکر اور تدبر کرنے والوں کے پاس صحیفے اور روشن کتابیں بھی لے کر آئے۔

٢٦) اس کے باوجود انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کیا اور اللہ کی طرف سے جو پیغام وہ رسول لائے تھے، انہوں نے اس کی تصدیق نہ کی تو میں نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جنہوں نے کفر کیا۔ سو غور و فکر کیجئے اے رسول (ﷺ)! میرا ان پر انکار کرنا کیسا تھا کہ میں نے انہیں برباد کر دیا۔

٢٧) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بارش کا پانی نازل کیا، پھر درختوں کو اس سے سیراب کر کے ہم نے اس پانی کے ساتھ سرخ، سبز اور زرد وغیرہ مختلف رنگوں کے پھل نکالے۔ اور پہاڑوں کی مختلف پٹیاں ہیں، کوئی سفید ہے تو کوئی سرخ اور کئی گہری سیاہ ہیں۔

٢٨) اور اسی طرح آدمیوں، جانوروں اور چوپایوں (اونٹ، گائے اور بکری) میں بھی مذکورہ چیزوں کی طرح مختلف رنگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقام و مرتبہ کی تعظیم کرنے اور اس سے ڈرنے والے اس کے عالم بندے ہی ہیں کیونکہ وہ اس کی صفات، شریعت اور قدرت کے دلائل سے واقف ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ اس کے بندوں میں سے جو اس کے حضور توبہ کرے، وہ اس کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

٢٩) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں جسے ہم نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس پر عمل کرتے ہیں اور انہوں نے اچھے طریقے سے نماز ادا کی اور جو رزق ہم نے انہیں دیا، اس میں سے چھپا کر اور علانیہ زکاۃ وغیرہ کی صورت میں خرچ بھی کیا۔ وہ ان اعمال سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو کبھی گھائے اور خسارے میں نہ ہوگی۔

نوائد: حق اور اہل حق کی باطل اور اہل باطل سے مماثلت اور برابری کی نفی کی گئی ہے۔

ہمارے رسول ﷺ سے پہلے رسولوں کی کثرت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مخلوق کی ہمت دھری اور سرکشی کی دلیل ہے۔

جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔

ایمان کی صفت نفع بخش تجارت اور کفر کی صفت گھائے کی تجارت ہے۔

﴿30﴾ تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا ثواب دے اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ دے، اور یہی اس کے لائق ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان صفات والوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان کے اچھے اعمال کی قدر دانی کرنے والا ہے۔

﴿31﴾ اے رسول ﷺ! ہم نے آپ کی طرف جو کتاب وحی کی ہے، وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، جسے اللہ تعالیٰ نے انگی کتابوں کی تصدیق کے لیے نازل فرمایا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے پوری طرح باخبر، خوب دیکھنے والا ہے، چنانچہ وہ ہر امت کے رسول کی طرف ایسی وحی کرتا ہے جس کی انہیں اپنے دور میں ضرورت ہوتی ہے۔

﴿32﴾ پھر ہم نے امت محمدیہ ﷺ کو، جسے ہم نے ساری امتوں سے برگزیدہ بنایا، قرآن عطا فرمایا۔ اب ان میں سے کچھ تو حرام کردہ کام کر کے اور فرائض و واجبات ترک کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ ان میں سے واجبات کی ادائیگی کر کے اور حرام کو ترک کر کے درمیانی راہ چلنے والے ہیں، اگرچہ وہ بعض مستحب امور کو ترک کرتے اور بعض مکروہ کام کرتے ہیں۔ کچھ ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو واجبات و مستحبات ادا کرتے اور حرام و مکروہات کو ترک کر دیتے ہیں۔ یہ مذکورہ امر کہ اس امت کو چین لینا اور اسے قرآن عطا کرنا، اتنا بڑا افضل و احسان ہے کہ کوئی احسان اس کے برابر نہیں۔

﴿33﴾ یہ پسندیدہ اور چہنے ہوئے لوگ اپنے قیام کی جنتوں میں داخل ہوں گے جہاں انہیں موتی اور سونے کے کنکن پہنائے جائیں گے اور جنت میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔

﴿34﴾ وہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا جو ہمیں آگ میں داخل ہونے کے خوف کی وجہ سے لائق تھا۔ بلاشبہ ہمارا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا اور ان کی اطاعت کا بڑا قدر دان ہے۔

﴿35﴾ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں اتارا

لِيُوفِيَهُمْ أَجْرَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ
شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا
الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذِ انبَأَ اللَّهُ ذَلِكَ
هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنَّتْ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَكُونَ
فِيهَا مِنْ أَسَاوِرٍ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا
لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمَقَامَةِ مِن فَضْلِهِ
لَا يَسْتَأْذِنُ فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَسْتَأْذِنُ فِيهَا الْغُوبُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ
عَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿٣٦﴾ وَهُمْ
يَصْطَرِحُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ
الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ﴿٣٧﴾ أَوْ لَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرْ فِيهِ مَن
تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُنُّوا قَبْلَ الظَّلِيمِينَ ﴿٣٨﴾

جہاں سے کہیں اور نہیں جانا ہوگا اور اس کے حصول میں ہماری قوت و طاقت کا کوئی عمل دخل نہیں۔ اس میں ہمیں تھکاوٹ ہوگی نہ کسی تکلیف و مشقت کا سامنا ہوگا۔

جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ اور برگزیدہ بندوں کی جزا کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان میں سے رذیل اور گھٹیا لوگوں کی سزا کا تذکرہ بھی کیا، اور وہ کافر ہیں، چنانچہ فرمایا:

﴿36﴾ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے لیے موت کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور عذاب سے راحت پا جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا ہوگا۔ اسی طرح کی جزا اور بدلہ قیامت کے دن ہم ہر اس شخص کو دیں گے جو اپنے رب کی نعمتوں کا منکر ہو۔

﴿37﴾ وہ اس میں بلند آواز سے چیختے چلاتے درخواست کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں آگ سے نکال دے۔ ہم تیری رضا کے حصول کے لیے اور تیرے عذاب سے بچنے کے لیے نیک عمل کریں گے جو ہمارے ان عملوں سے بالکل مختلف ہوں گے جو ہم دنیا میں پہلے کر کے آئے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ انہیں جواب دے گا: کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جسے نصیحت حاصل کرنا ہوتی وہ نصیحت حاصل کر لیتا اور اللہ کے حضور توبہ کرتا اور نیک اعمال کرتا؟ تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا رسول بھی تمہارے پاس آیا تھا۔ اس سب کے بعد تمہاری کوئی دلیل معتبر ہے نہ کوئی عذر قابل قبول ہے، اب تم آگ کا عذاب چکھو۔ کفر اور نافرمانیاں کر کے خود پر ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچائے یا اس میں کوئی کمی کرا سکے۔

نوٹ: محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کو دوسری امتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

✽ مومنوں کے ایمان کے تفاوت اور فرق کا مطلب یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں ان کا مقام و مرتبہ اسی اعتبار سے ہوگا۔

✽ وقت امانت ہے جس کی حفاظت فرض ہے، چنانچہ جس نے اسے ضائع کیا، وہ اس دن پچھتائے گا جس روز پچھتانا نافادہ نہ دے گا۔

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ
 الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ
 فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَلَا يُزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا
 مَقْتًا وَلَا يُزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ
 شُرَكَاءَ كُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا
 مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَمْ آتَيْنَهُمْ كِتَابًا
 فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْهُ بَلْ إِنَّا نَحْنُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ
 بَعْضًا الْآخِرُونَ ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 أَنْ تَزُولَا ۖ وَلَئِن زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ
 بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ
 أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ أَحَدٍ
 الْأُمَمِ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمُ الْإِنْفُورًا ﴿٤٢﴾ اِسْتِكْبَارًا
 فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئِ إِلَّا
 بِأَهْلِهِ ۗ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۗ فَلَنْ تَجِدَ
 لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۗ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾

439

﴿38﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔ بلاشبہ وہ اس خیر اور شر کو بھی اچھی طرح جانتا ہے جو اس کے بندے اپنے سینوں میں چھپاتے ہیں۔

﴿39﴾ اے لوگو! اللہ ہی ہے جس نے تمہیں زمین میں ایک دوسرے کا نائب بنایا تاکہ وہ تمہیں آزمانے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ سو جس نے اللہ کے اور رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کے ساتھ کفر کیا، اس کے کفر کا گناہ اور عذاب اسی کو ہوگا۔ اس کا کفر اس کے رب کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ کافروں کا کفر ان کے پاک پروردگار کے نزدیک ناراضی بڑھانے ہی کا باعث ہوتا ہے اور کافروں کا کفر خسارہ بڑھانے ہی کا سبب بنتا ہے، اس طرح کہ وہ سب کچھ ضائع کر دیتے ہیں جو ان کے ایمان کی صورت میں اللہ نے جنت میں ان کے لیے تیار کر رکھا تھا۔

﴿40﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اپنے ان شریکوں کے بارے میں بتاؤ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، انھوں نے زمین میں کیا بنایا ہے؟ کیا انھوں نے اس کے پہاڑ پیدا کیے ہیں؟ کیا اس میں نہریں جاری کی ہیں؟ کیا اس کے جانور بنائے ہیں؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں وہ اللہ کے ساتھ شریک تھے؟ یا ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے جس میں اس بات کی دلیل ہو کہ ان کا اپنے شریکوں کی عبادت کرنا صحیح ہے؟ ان میں سے کسی چیز کا وجود نہیں بلکہ یہ کفر اور نافرمانیوں کے ذریعے سے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے لوگ ایک دوسرے سے زے دھوکے کی باتوں کا وعدہ کرتے آرہے ہیں۔

﴿41﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ انھیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہونے دیتا۔ فرض کریں اگر وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ کے سوا کوئی انھیں تھام نہیں سکتا۔ بلاشبہ وہ نہایت بردبار ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا اور اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا ہے۔

﴿42﴾ ان جھٹلانے والے کافروں نے بڑی پختہ اور زوردار قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے عذاب سے ڈرانے والا کوئی رسول آیا تو وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر لوگوں سے زیادہ استقامت، ثابت قدمی اور حق کی پیروی کرنے والے ہوں گے، پھر جب محمد رسول اللہ ﷺ ان کے پاس اپنے رب کے رسول بن کر آگئے جنھوں نے انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو ان کی آمد کفار کی حق سے زیادہ دوری اور باطل سے لگاؤ کا سبب بنی، چنانچہ انھوں نے اپنے سے پہلے لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہونے کی جو پختہ قسمیں کھائی تھیں، انھیں بالکل پورا نہ کیا۔

﴿43﴾ جن باتوں پر انھوں نے اللہ کے نام کی قسمیں کھائی تھیں، وہ کسی اچھی نیت اور مثبت ارادے کی بنیاد پر نہیں تھیں بلکہ وہ زمین میں تکبر کے اظہار اور لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے تھیں۔ بری تدبیروں کا وبال ان بری تدبیریں کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے تو کیا یہ تکبر کرنے والے سازشی اب صرف اللہ کے دستور کے منتظر ہیں؟ وہ دستور ان کو ہلاک کرنا ہے جس طرح اس نے ان کے بڑوں کو ہلاک کیا، لہذا آپ تکبر کرنے والوں کی ہلاکت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے کہ وہ عذاب ان پر واقع نہ ہو یا ان کے علاوہ کسی اور پر واقع ہو جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا قطعی دستور اور طریقہ ہے۔

نوائد: ﴿اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

﴿کفر، اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب اور خسارے اور بد بختی کی راہ ہے۔

﴿مشرکوں کے پاس ان کے شرک کی کوئی عقلی و نقلی دلیل نہیں ہے۔

﴿ظالم کی سازش جلد یا دیر سے اس کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔

﴿44﴾ کیا آپ کو جھٹلانے والے یہ قریش زمین میں چلے پھرے نہیں اور انھوں نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلی امتوں کے جن لوگوں نے جھٹلایا، ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا ان کا انجام نہایت برا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا، حالانکہ وہ قریش سے زیادہ قوت و طاقت والے تھے؟ اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین کی کوئی چیز اس سے چھپی رہ جائے۔ بلاشبہ وہ ان جھٹلانے والوں کے اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔ ان کا کوئی عمل اس سے اوجھل اور چھپا نہیں رہتا۔ وہ جب چاہے انھیں ہلاک کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔

﴿45﴾ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے برے اعمال اور گناہوں کی سزا جلد دے دیتا تو تمام اہل زمین کو اور ان کی زیر ملکیت تمام جانوروں اور اموال کو فوراً ہلاک کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ انھیں ایک مقرر وقت تک کے لیے مہلت دے رہا ہے جو اس کے علم میں ہے اور وہ ہے قیامت کا دن۔ جب قیامت کا دن آجائے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں، چنانچہ وہ انھیں ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر وہ اچھے ہوئے تو بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اگر برے ہوئے تو بدلہ بھی برا ہوگا۔

سورہ یٰسّٰس کی ہے

سورت کی بعض مقاصد: رسالت اور بعثت کا اثبات اور ان کے دلائل۔

تفسیر: ﴿1﴾ یٰسّٰس ﴿﴾ اس طرح کے حروف پر تفصیلی کلام سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

﴿2﴾ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی قسم کھا رہا ہے جس کی آیتیں حکم ہیں اور باطل اس کے آگے پیچھے کسی طرف سے نہیں آسکتا۔

﴿3﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ ان رسولوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ انھیں صرف اکیلے اللہ کی توحید اور عبادت کا حکم دیں۔

﴿4﴾، ﴿5﴾ ایک ایسے منہج (راستے) اور شریعت پر جو سیدھی اور مستقیم

أَوْ لَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا
كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿44﴾ وَلَوْ يُوَأْخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا
كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ
يُوَخِّرُهُمْ إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ
اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿45﴾

رَبِّهِمْ يَوْمَ يُنَادِيهِمْ اذْكُرُوا مَا كُنتُمْ
تَعْبُدُونَ ﴿46﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿1﴾
يٰسّٰس ﴿2﴾ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ﴿3﴾ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿4﴾ عَلَىٰ صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيمٍ ﴿5﴾ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿6﴾ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ
آبَاءَهُمْ فَهُمْ غٰفِلُونَ ﴿7﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
لَا يُؤْمِنُونَ ﴿8﴾ إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَافًا هِيَ إِلَىٰ
الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ﴿9﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا أَوْ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿10﴾

﴿44﴾، ﴿45﴾

ہے۔ یہ صحیح راستہ اور مضبوط شریعت آپ کے سب پر غالب رب کی نازل کی ہوئی ہے جس پر کوئی غالب نہیں آسکتا، جو اپنے مومن بندوں پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

﴿6﴾ یہ ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل کیا تاکہ آپ ایک قوم کو ڈرائیں اور انھیں خبردار کریں اور وہ ہیں عرب جن کے پاس مدت سے کوئی رسول ڈرانے کے لیے نہیں آیا، اس لیے وہ ایمان اور توحید سے غافل ہیں۔ یہی حالت ہر اس امت کی ہے جس کو ڈرانے کا سلسلہ کٹا رہا، اس لیے انھیں ضرورت ہے کہ ان کے پاس کوئی رسول آئے جو انھیں نصیحت کرے۔

﴿7﴾ ان میں سے اکثریت پر اس وقت اللہ کا عذاب لازم ہوا جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے اس کے رسول کی زبانی حق پہنچ گیا اور وہ اس پر ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر ڈٹے رہے، چنانچہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائیں گے اور نہ اس حق پر عمل کریں گے جو ان کے پاس آیا۔

﴿8﴾ ان کی مثال اس بارے میں ان لوگوں کی طرح ہے جن کی گردنوں میں طوق ڈال دیے گئے ہوں اور ان کے ہاتھ اکٹھے کر کے ان کی گردن کے ساتھ جڑوں کے نیچے باندھ دیے گئے ہوں، چنانچہ وہ اپنے سروں کو آسمان کی طرف اٹھانے پر مجبور ہوں اور انھیں نیچا کرنے کی طاقت بھی نہ رکھتے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پر ایمان لانے سے جکڑے ہوئے ہیں، اس لیے وہ اسے قبول نہیں کرتے اور اس کی خاطر اپنے سر نہیں جھکاتے۔

﴿9﴾ ہم نے حق قبول کرنے سے ان کے سامنے ایک آڑھٹھی کر دی، ان کے پیچھے بھی ایک آڑھٹھی کر دی اور ہم نے ان کی آنکھوں پر حق سے پردہ کر دیا ہے، اس لیے وہ اس طرح نہیں دیکھ سکتے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ان کے ساتھ یہ سب کچھ ان کی دشمنی و سرکشی ظاہر ہونے اور کفر پر ان کے اصرار کے بعد ہوا۔

نوائد: ﴿﴾ سرکشی حق کی طرف ہدایت پانے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

﴿﴾ قرآن مجید پر عمل اور اللہ تعالیٰ کا ڈر جنت میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ہیں۔

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ

فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي

إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٢﴾ وَاصْرَبْ لَهُمْ مَثَلًا بِأَصْحَابِ الْقَرِيبَةِ إِذْ

جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا

مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ

إِن أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبَّنَا عَلِّمْنَا لِنَا إِلَيْكُم

لِمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَّمْنَا إِلَّا الْبَلْغَ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾ قَالُوا

إِنَّا نَطِيرُنَا بِكُمْ لَيْنٍ لَّمْ تَنْتَهُمُوا الذُّرْجِمَكُمْ وَلِيَسْتَنْكُمُ

مِّنْ أَعْدَابِ آيْمٍ ﴿١٨﴾ قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَإِن

ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا

الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ لِقَوْمٍ اتَّبَعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾

اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿٢١﴾

441

۱۰) اے نبی (ﷺ)! حق کے مخالف ان کافروں کو آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے، وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے جو آپ اللہ کی طرف سے ان کے پاس لائے ہیں۔

۱۱) بلاشبہ آپ کے ڈرانے سے صحیح معنوں میں فائدہ وہ شخص اٹھاتا ہے جس نے اس قرآن کی تصدیق کی اور اس کے احکام کی پیروی کی، نیز وہ تمہائی میں جب اللہ کے سوا اسے کوئی نہ دیکھتا ہو، اپنے رب سے ڈرا، لہذا جس کی یہ صفات ہوں اسے خوشخبری سنا دیں کہ اللہ نے اس کے گناہ مٹا دیے ہیں اور اس کی بخشش کر دی ہے اور آخرت میں جنت میں داخلے کی صورت میں عظیم ثواب اس کا انتظار کر رہا ہے۔

۱۲) بلاشبہ ہم قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے مردوں کو دوبارہ اٹھا کر زندہ کریں گے اور دنیا کی زندگی میں وہ جو اچھے یا برے عمل کر رہے ہیں، انھیں ہم لکھتے جا رہے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد ان کے اعمال کے باقی رہ جانے والے اثرات بھی لکھیں گے، وہ اچھے ہوں، جیسے صدقہ جاریہ، یا برے، جیسے کفر۔ ہم نے ہر چیز ایک واضح کتاب میں درج کر رکھی ہے اور وہ ہے لوح محفوظ۔

۱۳) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے اور دشمنی کرنے والوں کے لیے ایک مثال بیان کریں جو ان کے لیے عبرت ہو، اور وہ قصہ ہے ایک بستی والوں کا جن کے پاس ان کے رسول آئے۔

۱۴) جب ہم نے ابتدا میں ان کی طرف دور رسول بھیجے تاکہ وہ انھیں اللہ کی توحید اور اس کی عبادت کی طرف بلائیں تو انھوں نے ان دونوں رسولوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے انھیں مزید تقویت دینے کے لیے ان کے ساتھ تیسرا رسول بھیجا۔ ان تینوں رسولوں نے بستی والوں سے کہا: ہم تینوں تمہاری طرف رسول بن کر آئے ہیں تاکہ تمہیں اللہ کی توحید اور اس کی شریعت کی پیروی کی دعوت دیں۔

۱۵) اس بستی والوں نے ان رسولوں سے کہا: تم تو ہماری طرح عام آدمی ہی ہو۔ تمہیں ہم پر کوئی امتیازی حیثیت حاصل نہیں اور رحمن نے تم پر کوئی وحی نہیں اتاری۔ تم اپنے اس دعوے میں اللہ پر سراسر جھوٹ بول رہے ہو۔

۱۶) ان تینوں رسولوں نے بستی والوں کے جھٹلانے کا رد کرتے ہوئے کہا: اے بستی والو! ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم اسی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہی دلیل کے طور پر ہمیں کافی ہے۔

۱۷) ہمارے ذمے تو بس یہ ہے کہ ہمیں جو کچھ تمہیں پہنچانے کا حکم ہے، وہ واضح طور پر پہنچا دیں اور ہم تمہاری ہدایت کا اختیار نہیں رکھتے۔

۱۸) بستی والوں نے رسولوں سے کہا: ہم تمہیں منحوس سمجھتے ہیں اور اگر تم ہمیں توحید کی دعوت دینے سے باز نہ آئے تو ہم پتھر مار مار کر تمہارا کام تمام کر دیں گے اور تمہیں ہماری طرف سے سخت سزا ملے گی۔

۱۹) رسولوں نے ان کا رد کرتے ہوئے کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے اور اس کا سبب تمہارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنا اور اس کے رسولوں کی پیروی نہ کرنا ہے۔ کیا اگر ہم تمہیں اللہ کی یاد دلائیں، تو اس کو تم نحوست سمجھتے ہو؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم کفر اور گناہوں میں حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔

۲۰) بستی کے ایک دور دراز کنارے سے دوڑتا ہوا ایک شخص آیا جسے اپنی قوم کے بارے میں خدشہ تھا کہ وہ رسولوں کو جھٹلا دیں گے اور ان کی طرف سے انھیں قتل کی دھمکیوں اور اذیت دینے کا بھی ڈر تھا۔ اس نے کہا: اے میری قوم! یہ رسول جو کچھ لائے ہیں، ان کی پیروی کرو۔

۲۱) اے میری قوم! ان کی پیروی کرو جو تم سے اس دعوت کے پہنچانے پر کوئی اجرت نہیں مانگتے اور وہ اللہ کی طرف سے اس کی جو وحی پہنچاتے ہیں، اس میں وہ راہ راست پر ہیں۔ جس کی یہ صورت حال ہو، وہ اس لائق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

نوٹ: مومن بندے کے لیے نیک اولاد اور صدقہ جاریہ وغیرہ کی بڑی فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت میں قصص و واقعات کی بڑی اہمیت ہے۔ بدشگونی اور نحوست کفریہ اعمال میں سے ہیں۔ اہل حق پر دوسروں کی خیر خواہی کرنا فرض ہے۔ لوگوں کے لیے خیر اور بھلائی پسند کرنا اہل ایمان کی صفات میں سے ہے۔